اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّاِنَّ مِنَ البَیانِ لَسِحرًا
بتوفیق خالق دوجہان یہ دیوان خوش عنوان در معرفت اللہ غنی
دیوان علیم اللہ
باضافۂ
غزلیاتِ مسکین شاہ
حسب فرمایش جناب قاضی نور محمد بن قاضی عبدالکریم صاحب تاجر کتب بمبئی
مطبع نامی کریمی بمبئی میں چھپکر شایع ہوا
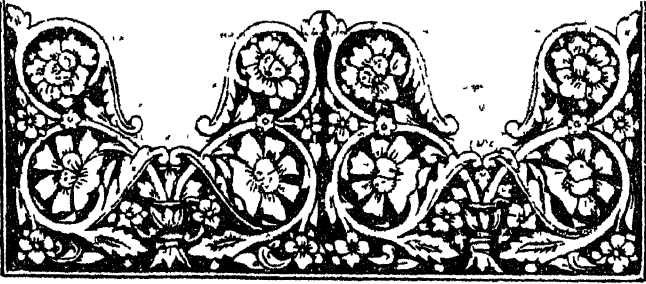
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول ہے فرض حمد و ثنا رب کریم کا
واجب ہے بعد نعت نبیؐ الکریم کا

سرچشمۂ ولایت ہمدوش مجتبیٰ
کر تو مدح دل سے ولی عظیم کا

سر حلقۂ نساء و عفو گناہ نیز
حسنینؓ کربلا و بلا کے مقیم کا

اس پنجتن کے درجۂ باطن کو بوجھنے
حکمت مین حق کے دخل نہین کس حکیم کا

کیونکر تیرا ادا ہو سکے جو ثنا کریم
نین کام کس علیم و عقیل و فہیم کا

بھرتے انکھیان مین سرے تو گرد تجھ نعلین کا
ہے وہی نور البصر تجھ دید کو عینین کا

گر دبس پلک کی لگی مجھ مین ہوا مثل نخب
تب ہوا مکشوف درجہ قاب او قوسین کا

جبکہ جلوے سے ہوا روشن جمال مصطفےٰ
برزخ معراج رب خاتون او سبطین کا

یک سون یک ملتے نہین بہتے ہین دونون طرف
برزخ الکبریٰ وہی ہے مجمع البحرین کا

عین نکتہ سین اپیکے غین ہو دستا ہے غیر
مرد مک کہتے ہمن جس نکتۂ سب نین کا

لی مع اللہ وقت وصل رب سمجھ وقت شہود
رب سے ملنے وقت نہین درکار دون و دین کا

جیون انچھا ہے تیو بچا ابھی کچھ کم زیادہ نہین ہوا
بھار حق کی ذات ہے جان خلق سب ماہین کا

نفس میرے عیب مین معیوب ہے مثل نجاست
دیکھ تجھ دیدار کا ہے کیمیا دارین کا

جب ہوا منظور ناظر مجھ نظر مین ہر طرف
نہین جدا دستا مجھے نکتہ نظر مین عین کا

اے علیم اللہ کیا احسان ایسا رب کریم

نہین - ہا کچھ دل مین باقی مدّعا دارین کا

کرتا نہین عبث کیون نظارہ ماہ رو کا
دل محل کا کھلا ہے تجھ نین کا جھروکا

دل آئینہ ہے تیرا مکھ روح تس مین روشن
پردہ اوٹھا نظر سے ہے کام ہو بہو کا

مثلِ پتنگ ہو کر جلتا ہے شمع رو پر
لاگا ہے جسکے دل مین من عشق کا بھبوکا

اسرار عشق سے کچھ محرم نہین ہے زاہد
عاشق برنگ شانہ واقف ہے مو بمو کا

موذی کو قتل کرنے مت کر درنگ ہرگز
کافر کے حق مین حق سے ہے حکم اقتلوا کا

تا حشر ہے معطر اوس کا دماغ اور دل
دیوانہ جو ہوا ہے اوس زلف مشکبو کا

ہر ایک صدا مین مائل نہین ہے علیم کا دل
کرنا خودی سون بیخودی ہی کام خوش گلو کا

اندھاری رات مین ڈر ہو دیو کا ہی کیل لیا
سمجھتے کان ہے ہمارا حال یہ عالم گذاری کا

لگا کر ڈوڑ تجھ دم کا ارادے کے پتنگے کو
تماشا دیکھ لے اے دل چلا ہے وقت باری کا

اگر آتا ہے تو زنے مین تنکے کر شکار ایسا
اگر قربان ہو جاوے نکو غم جسکے داری کا

پیا کی شاہدی سون چل ہر ایک تو کام مین اپنے
سدا چلتا ہے بنجارا تجھ کو وقت تاری کا

اگر دورنگی مین ہو دو عمر تو گئی گذر ساری
دھجارا ہو گیا ہے جان عبث ناحق بچاری کا

علیم اللہ اگر چاہے مقابل او سکے نا ہووے
اگر رستم کو مارے ہے نہین نقصان ہاری کا

دید ہے گا جس کو حق کی ذات کا
اوس کو نظارہ ہے موصوفات کا

مانگ مت جنت کیتین دوزخ سون حیف
کر دعا ای ترک مستورات کا

چشم غیبی کھول کر باطن کی سیر
بھید پانک موت کی لذات کا

یاد رکھ اک صورت نقاش کو
بھول جا سب وہم تصویرات کا

خوف نہین ہے بحر وحدت مین علیم

گردش افلاک اور آفات کا

جس نے دیکھا ہے جھلک دیدار کا
پھر نہین خواہش رکھا گلزار کا

یار کے کوچے مین جو کیتا مقام
نہین ہو احتاج کس کے دار کا

طالب دُنیا کے تین کہتے کلاب
کیا سبب رکھا ہے حب مُردار کا

طالب مولا نڈر ا و چہ ہے
دل سے جو مشتاق ہے اوس یار کا

جان و دل دیوے جو اپنے یار کو
آشنا کیون ہووے گا اغیار کا

بول کر میثاق مین قالوا بلیٰ
کیون نہین بھاتا سخن اقرار کا

حال علیم اللہ کا کر نا لے کریم
تجھ آگے حاجت نہین اظہار کا

واصل کو جزو کل سنے لذت وصال کا
کیا غرض اُسکو کس سے جواب و سوال کا

اپنے مین جزو کل کو سمجھ ملکے اور رہتی
جز دید شوق اُن کو نہین قیل و قال کا

جون دیدبان ذات ہے ناکس پہ رکھ حرف
سب سے اپی خراب سمجھ ہے کمال کا

کرنے مین سوال و جواب کے حاصل ہے قرب نفس
کیا مین کیا جواب اُنہون کے سوال کا

کوئی صاحب کمال طبع دیوے گر جواب
کم بوجھتے کسی کے نہین حرف حال کا

باتون مین کم زیادہ سمجھتے ہین جاہلان
کیا ہے خبر انھون کو جلال و جمال کا

شاہد اپکے نقطۂ مطلق پہ ہو علیم
خاموش رہکے دیکھ تماشا خیال کا

تجھے دہشت نہین حق کے امر کا
مگر بھولا ہے دن روز حشر کا

لگی ہے نیند غفلت کی شب و روز
سدا دستا ہے سپنا مال و زر کا

تجھے جب خوب سا ہوویگا معلوم
کیا سو عیش حسرت سب عمر کا

محض مشتہری ہے دُنیا تجھکو زر ہو
ارادہ دل مین [illegible]

خیال و خواب ہے دنیا کا جینا
اندھاری گور سے کیون بیفکر ہے

نکو رکھ دل مین حب نفاع و ضرر کا
لیجا مرشد سے دیوا منگ قبر کا

علیم اللہ پانا پیو کو جیو مین
یہی حاصل ہے پیدایش بشر کا

آتا ہے کہان دیکھنے مین راہ نہان کا
معلوم ہے تجھکو کہ جہان جملہ فنا ہے
کرتا ہے جہان بیچ جو کوئی شادی و عشرت
بازار مین دنیا کے سلے دیدار کا سودا

دیکھا ہے مگر تو نے یہ بستار جہان کا
کیون پھر کہ کہتا ہے یہ رستا روہان کا
وہ سب ہے سر انجام فنا ہی کے مکان کا
وہ شمع درخشان ہے وہ نور وہان کا

ہو وصل جو کرتا ہے حقیقت کا یہ تعلیم
پوچھا ہے علیم اس کو ہے گفتار وہان کا

اگرچہ سو برس کی عمر تک جیا جہان مین کوئی رہیگا
ہو وہین جب آخر عمر کے دن سب پیا پیالا تو کیا کریگا
ہے جب تلک اس بدن مین قوت سدا عبادت کا کام کرلے
وگرنہین تو ضعیف ہوگا بدن مین ستے جو نت کریگا
بہار گلشن عجب جوانی سمجھ ضعیفی خزان ہے تس پر
اوسے اندیشہ ہے عاقبت کا جو قہر حق سی ابھی ڈریگا
محض جوانی ہے حال غفلت نکو ہو غافل بسر خدا کو
کہان تلک بے خبر ہو سدن کہے مین ابلیس کے پڑیگا
کریم کے فضل اور کرم سون علیم کے پاس آشتابی
بصدق آب حیات پی لے کبھی تو پھر کر نہین مریگا

عشق کا نین مین تیرے آب ہوئیگا

دیدار دلبرو نکا سب تجھے تاب ہوئیگا

تجھ دل مین گرچہ وصل کی ہو تشنگی کمال
تا تاب دل کا جگ مین تجھے تاب ہوئیگا

بیدار جب رہیگا پیا کے ملاپ مین
بستار دو جہان کا مثل خواب ہوئیگا

بے پیر بندگی جو کرے گا تمام عمر
اکسیر بے اثر سے کہان لاب ہوئیگا

ہمراہ رہنما کے ہو چل اے علیم تو
تا فوق عرش تجھکو کشا باب ہوئیگا

وعدے پہ اپنے قرب کے جس وقت آؤنگا
مقصود دو جہان کا پلک مین بتاؤنگا

گر گوش دل کو ذوق ہے گر سمع کا ترے
گنج خفی کا صور سراسر سناؤنگا

کیا خوش الگ دنیگا اوسے سیر لامکان
پردہ نین کا جسکے نظر سے اوٹھاؤنگا

آزاد دو جہان سے رہیگا برنگ برق
مثل شرع کے قید بدن سے چھوڑاؤنگا

مندر مین اپنے قرب کے دلبر کو بر مین لے
نفس لعین کو مثل کنیزک رہاؤنگا

واجب ستی گذر کے رہون عارف الوجو
نور البصر ہو سر کے نین مین سماؤنگا

کیا قرب ہے کمال تری ذات مین علیم
تجھ عشق مین منزہ و مطلق کہاؤنگا

عجب دیکھا ہے رتبہ عشق والا
ہمیشہ عاشقون کا اسم بالا

کیا ہے عشق جس کے دل کو روشن
اندھارا تس نظر مین ہے اُجالا

وہی عاشق ہوا منظور و مقبول
کہ جس نے عشق مین دل کو سنبھالا

حقیقت کے ہُوا کے طائرون کو
محض دنیا ہے حق مین اون کے جالا

علیم اللہ اوسے شادی ہے ہر دم
محبت کی جو ڈالا گل نین مالا

رخ تیرا نور نظر تھا سب مجھے معلوم نہ تھا
عین باطن کا بصر تھا مجھے معلوم نہ تھا

جان پایا ہے ہر ایک جسم نے لب سے تیرے
دم عیسی کا اثر تھا مجھے معلوم نہ تھا

مدعا باغ سے دنیا کے ہوا یہ حاصل
خود شناسی کا ثمر تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق کے گلستان منے جبو قت محمد گل ہوا
تاب سے اسلام کے دیوا کفر کا گل ہوا

جب لگی اُس گل ستی خوشبو ہر ایک پے دوڑ نے
تب ارادہ کافرون کا صدق سون بلبل ہوا

پیشبان اسلام کا اور راز کو کرنے روان
خسروِ ملکِ ولایت صاحبِ دُلدُل ہوا

وصل حق کا بو لئے شش جہت کے دریا کے پار
مرتضیٰ کا مہر وہ دریا پہ گویا پُل ہوا

عشق سون بخشش کے جب حوال مین آیا کریم
اے علیم اللہ کرم کا دو جہان مین غُسل ہوا

دل پیؤ کے دیکھنے کو درخشان ہوا ہوا
زلفِ نگار منزلِ ایمان ہوا ہوا

مانندِ خضر بخت اگر رہبری کرے
لعلِ نگار چشمۂ حیوان ہوا ہوا

کچھ غم نہین شناورِ دریائے دل کتئین
کشتی پہ عقل و فہم کے طوفان ہوا ہوا

دلبر یہ ایک نگاہ مین کیا لطف ہے کمال
خاکی کثیف مظہرِ سبحان ہوا ہوا

جب شمع حسن یار ہوا جلوہ گر علیم
قندیل دل منور و تابان ہوا ہوا

عجب چنچل ملا ہے یار ہمنا
کیا ایک بارگی سرشار ہمنا

تدہان سون دیکھکر کچھ یون سمجھتے
دو عالم صاحبِ اسرار ہمنا

گل و بستان ہے گویا خارِ صحرا
دسا جب حسن کا گلزار ہمنا

زمین سون تا فلک سارے حجابات
ہوئے ہین مطلع الانوار ہمنا

ہوا دل سرخ رو آیا نظر جب
شگفتہ چہرۂ گل نار ہمنا

نوازش اور تلطف سون اپسکے
دیا خلوت مین اپنے بار ہمنا

علیم اللہ حضوری مین صنم کے

نہین جز بندگی اقرار ہمنا

لطف سون جب جان جانان مجھ پر نظر کرتا چلا / مغز جان مین ہو بو جون مے اثر کرتا چلا
موج زن انکھیان مین میرے جب کیا جام شہود / عالم نفسانیت سون بے خبر کرتا چلا
عشق مثل بوئے گل کرتا ہے سیر بیخودی / برق کے مانند منازل طے سفر کرتا چلا
عشق مین تن کو جلا کر جو کیا مثل ہلال / اسکو دو عالم مین دلبر مشتہر کرتا چلا
یو جنا حق سالک راہ حقیقت جسکے تئین / غلبۂ شوق محبت بے صبر کرتا چلا
معرکے مین عشق کے کہتے ہین اسکو پہلوان / جو قدم رکھہ پیشتر سینہ سپر کرتا چلا
آرزوئے دلکشائی جب کیا ہون دلپذیر / پیچ و تاب زلف و رخ سون منتشر کرتا چلا

اے علیم اللہ پہونچا منزل مقصود کو
جو مقام قرب لگ یکسان سفر کرتا چلا

الٰہی ملبل گلزار معنی کر لسان میرا / برنگ ابر نیسانی سخن گوہر فشان میرا
سنے پر ہو وین عشاقان یہ معنی رمز سون سرمست / لیجاوین فیض غواص حقیقت حق رسان میرا
لطافت گلبن حسن جہان آرا سمجھہ اے دل / ہوا ہے زلف اور رخسار جانان آشیان میرا
دیا ہے آب و تاب چشم دانہ خال عارض کا / کہو سب اسکو اب قائل ہے یا رب دلستان میرا
ہوا ہے منظر چشم نظر منظور عشاقان / در و دیوار سون دستا نشان بے نشان میرا

علیم اللہ خموش اب رمز اسرار الٰہی کا
سمجھتا ہے کہان ہر شخص مستی کا بیان میرا

مشتاق ہو کے دیکھین آیا بہار تیرا / ہر ذرۂ ہزار عالم ہے انتظار تیرا
تو جان ہے جہان کا سارے وجود تیرے / رب عبد کا ازل سون پایا قرار تیرا
پردہ ہون مینچہ میرا مجھہ سون نہ تو جدا ہے / دستا ہے نور روشن سب آرپار تیرا
تن نفس اور دل روح سر نور ذات ملکر / سبکو کیا معطر نوری عطار تیرا

سند ہر مین تنکلے آکر نیکو دیدبانی
انکھیان سو جھانکتا ہے دیدار یار تیرا

تجھ یاد مین انا الحق دل بولتا ہے ہر دم
منصور سا ہوا ہے مجھ حق مین دار تیرا

سدھ بدھ سگل گنوایا جادو نگہ نے تیرے
مجھ دل کو مست کیتا نہ کا خمار تیرا

عقل و فہم فراست صبر و شکیب و راحت
دل سون چرا لجایا مخفی عیار تیرا

بے غرض دو جہان سون اسواسطے ہوا ہون
دیدار کا ہوا ہے جب سون ادھار تیرا

مرشد کریم کامل جب سون علیم پایا
ہوتا ہے جان و دل سون ہر دم نثار تیرا

جسے نہین دید باطن کا وسے سب جان و تن دستا
کہو غفلت کے پردے مین کہان وہ گلبدن دستا

محبت سون نظر سیا نے رکھا ہے شکل عالم کی
منور چہرہ روشن اسے کیون در زمین دستا

جو اپنی چشم باطن کو کیا ہے پاک جون عینک
تجلی ذات کا اس مین مصفی من ہرن دستا

نہین آتا ہے خوش ان کو تماشا سیر گلشن کا
نظر مین عاشقان کے نت حقیقت کا چمن دستا

علیم اللہ تجھے معلوم ہوتا ہے سخن تیرا
طبق مین معرفت کے جون عیان در عدن دستا

ہمیشہ دل کی مسجد مین ہمین کرتے نماز اپنا
نہین مشہود بن دوجا سمجھتے بے نیاز اپنا

اپے شاہد ہو رہتے ہین سدا ہم اپنے مطلوب سے
بجز محرم کے دوسرے کو دکھاتی نہین ہین راز اپنا

جو کوئی طالب لقا کا ہے اسی کو بولتے عاشق
اسی مقصود کے غیر از نہین کچھ امتیاز اپنا

مجازی عشق پردہ ہے حقیقت کے نظار اوپر
جلاتا ہے سگل دل کو دکھا کر غمزہ و ناز اپنا

علیم اللہ تجھے بخشا کرم سون گنج باطن کا
کریم اپنے تلطف سون ہوا ہے دلنواز اپنا

گر عشق ہے تو دیکھنے پیو کو شتاب آ
لا شتاب ہو حق کی رہ مین چلا بیحجاب آ

اس حسن بے نظیر کے درسن کو دیکھنے
سب خانمان سون ہو گئے اپسکے خراب آ

دریا مین دل کے عشق سون ہوینگے تئیں محیط | خالی ہو سب خودی سون نکل جون حباب آ
کیا دیکھتا ہے صورتِ خورشید اور چندر | ہر ایک نظر مین دیکھ ہزار آفتاب آ

ہردم علیم دل کے نظر کو دیا ہے تاب
اپنے کرم سون قبلۂ والا جناب آ

کیتا کہین پکار لے غافل بیا بیا | پھرتا ہے کیون تو بھول اِس کا پیا پیا
بوجھا ہے کیون اجل کو اپس سے بعید کر | غفلت مین چپ عمر کو تو ضائع کیا کیا
اب تو سمجھ ٹک ایک تیرا جان کون ہے | پایا ہے جی کو جس نے موا نہین جیا جیا
لیکن نہین ہے کام ہر ایک خام کا یہان | عاشق وہی ہوا ہے کہ جو سر دیا دیا
پہنچا ہے جو کہ عشق مین منزل کو وصل کی | بیشک سگل جہان مین ہوا بے ریا ریا
جو کوئی قدم کو اپنے رکھا راہ عشق مین | کہتے ہین عاشقان کی وہ منزل لیا لیا

دونون جہان سے کام نہین مجکو اے علیم
بس ہے مجھے کریم دیا سو ہیا ہیا

ہوا جو ذات کا عاشق اُسے ننگ و نام کیا کرنا | صنم کے دید بن دوسرا کہو پھر کام کیا کرنا
جسے ہے عشق کی مستی خودی کو چھوڑ بیخود ہے | ہمی دوسرے کیف کا اسکو قدح اور جام کیا کرنا
گذر لذت سون دنیا کے جو پایا عشق باطن کا | اُسے پھر عشرتان ظاہر خوشی آرام کیا کرنا
نگہ مین جس کے آیا ہے تماشا پیو کے درسن کا | لیا وہ دین کی شاہی گرہ مین دام کیا کرنا

علیم اللہ شریعت کا علم سب عین پردا ہے
عبادت کو حضوری کے صبح اور شام کیا کرنا

تکو نصیحت کرو عزیزان لگا ہے ہمنا تمہن سون ییتا
تجا ہون مین یت سب جہان کی جد جان ہیا سون بیت کیتا
صنم کی الفت مین دل اپس کا رکھا تھا کر چاک چاک جون گل

کہو رفو گر جہان مین ایسا کہان جو دل کا یہ چاک سیتا

جہان سے صیّاد کے شکاران تمام مرکر شکار ہوتے
جو دام الفت مین آگرا سو موا نہین ہے ہولے ہے جیتا

عبث ہے یہ فکر اے عزیزان لگے ہو روزی کی تم فکر مین
یہ زندگانی ہے دو دنون کی اڑے ہے سر پر اجل کا چیتا

کریم تیرا یہ دید مجھکو سدا ہوا ہے غذا یہ روح کا
علیم کے تئین تو زندگی سے نہین ہے پروا جو نکا جیتا

تیزی تیرے مژگان کی یہ نشتر سے کہونگا — ابرو کی شکایت دم خنجر سے کہونگا
ہم رنگ شمع عشق مین تیرے ہون ولیکن — یہ سوز جگر آتش مجمر سے کہونگا
دیکھا ہون مین جس روز سے تجھ حسن کا جھلکا — ہے دل مین کبھی جامۂ انور سے کہونگا
تنگی جو ترے پستہ دہن کی ہے سراسر — سربستہ سخن غنچۂ جوہر سے کہونگا
سیراب نہون تجھ لب شیرین سے اگر مین — یہ تشنہ لبی چشمۂ کوثر سے کہونگا

بوجھا ہے علیم آج کہ ہے حسن کا تو گنج
یہ خوشخبری عاشق بے زر سے کہونگا

ہوا جلوہ گر خانۂ دل نہایت بلا جب سون دلبر پیارا ہمارا
بیگانے سگل جگ کے ہو کر یگانے لگے تب سون کرنے مدارا ہمارا

سمجھ دوست کو دوستی مین چلے گا زیادہ چہ ہو ویگا تیرے پہ غالب
ریاضت مین آنیکو حق کے نہایت نے سا نفس مطلق پکارا ہمارا

نہین حق کے فرمان کو مانتا جو کہتے اُسکے تئین سخت کافر شدہ ہے
لگایا ہے تعلیم ابلیس کو جو وہی نفس کہتے امارا ہمارا

تجلی سون ناتاب لاکر چھپا تھا جو کونے مین غفلت کے خفاش ہو کر

ہوا منفعل نفس تب سے ہمن سون دنیا ہمکو جب چاند سا رہمارا
پچھاڑا ہے جو پہلوانان کو سارے گرائے ہین اُسکے تئین ایکدن جب

ارادے کی قوت کا تب سون ہوا ہے دو عالم کے دلمین تپیا رہمارا
ہوا حرص و کینہ کبر بغض و شہوت بخیلی طمع عُجب و نخوت حسد سب

چمک سار کھینچا ہے آہن دلان کو سمجھ نینچہ سکتے اشارا ہمارا
نہین عبد رب جان رہتا ہے جس جا علیم آپہی وانا ہے قدرت پہ اپنی

ازل سون تیرے عبدیت کا تیرے ساتھ کہتے ہین جا ناقرار ہمارا

آیا ہے مگر عشق مین دلدار ہمارا
ہر تن مین ہوا جان ہر ایک جسم کا نیارا

بے مثل اسکے حسن کو کہتے ہین دو عالم
دستا ہے ہر ایک خلق کو اپنے سون پیارا

مت کان نہ ہو یار کے درسن کو نجھانے
آیا نہین کوئی پھر کے جہان بیچ دوبارا

اس شمع درخشان کو اپس ساتھ تو لیجا
ورنہین تو قبر بیچ ہے ظلمات اندھارا

کرنے مین جمع زر کے گنواتا ہے عمر کیون
آخر کو نکل جائے گا سب چھوڑ ضرارا

فرزند و عزیزان سگل خویش قبیلہ
دنیا ہے دغا باز نہین کوئی تمھارا

بیحد ہے علیم عشق کے تعلیم کا طومار
پایا نہین کوئی عشق کے دریا کا کنارا

یار کے درسن کے خاطر جان او رتن بھول جا
مکھ منور دیکھ اوسکا رنگ گلشن بھول جا

چڑھکے تازی عشق کا نت مت عرف کا سیر کر
قد عرف کا پہنچ ایدل محل و مسکن بھول جا

ترک دے اسلام کو اور کفر سارا دور کر
چھوڑ دے حرص و ہوا فرزند او رزن بھول جا

آرسی مین دل کے ہر دم دیکھ مکھڑا روح کا
جام کو جمشید کے اور فکر درپن بھول جا

دمبدم دل کے نظر سون پیجے درسن کا شراب
اے علیم اللہ جہان کے مکر او رفن بھول جا

عقل کو چھوڑ عشق مین آجا
خام ہے عشق سون جو کوئی لا جا

عشق بازی مین دل کو رکھ ثابت
اپنا معشوق آپ مین پا جا

عشق کی راہ مین ہے یک رنگی
کیا وہان بادشاہ کیا راجا

عشق کی راہ مین مسافر کو
عاشقان بولتے ہین جلد جاجا

شہ سون پایا ہے جب وصال عظیم
فوج عشاق مین طبل باجا

نکتۂ الف احد ہو مخفی سون بہار آیا
تب اسم احمدی کا گلشن بہار آیا

مانند گل شگفتہ ہو جلوہ گر محمد
محمود کے لقب کا آخر کو بار آیا

وہ ذات محض مطلق در سنکے دید کو تئین
آدم کا روپ لیکر کرنے شکار آیا

حاصل ہوا سو اُسکا محبوب نام رکھکر
عاشق ہو پھر اُسیکا دل کے تئین منجایا

عاشق کا بھید پانے معشوق مصطفےٰ کو
معراج کے مکان پر دُلدل سوار آیا

سرچشمۂ ولایت دریائے راز وحدت
رشتہ وصل کا جس سون ہو استوار آیا

پاتے ہین وصل حق کا تا حشر لگ جہانمین
کیا فیض مصطفےٰ کا دو جگ پہ کار آیا

مولی کریم برحق بوجھا ہون جان و دل سون
بیشک عظیم کا اب ایمان قرار آیا

عشق تیرا دل کو میرے جاں کر بانی کیا
نکھ اپس کا دیکھنے کو آئینہ ثانی کیا

نور سون اپنے کیا حق سارے عالم کو ظہور
لیکن آدم سون نہایت الفت جانی کیا

خلق ہر ایک جنس کا پیدا ہے حق کی ذات سون
ذات کی عرفان کو اب روح انسانی کیا

ہر پیمبر پر کبھی نازل ہوا روح الامین
اور محمد کی سدا درگہہ کی دربانی کیا

رب ارنی کی صدا پر لن ترانی تھا جواب
طور سے موسیٰ گرے جب جبہہ رخشانی کیا

کیا تفضل ہے نہایت مصطفےٰ کی ذات پہ
جس کی اُمت پہ کرم نور فیض سبحانی کیا

کاملان کو وصل حق اور دمبدم دیدار ہے	دل کی خلوت مین گدانت عیش سلطانی کیا
ترک دنیا جو کیا اوس کو شہنشاہ بولتے	جان ایک باقی رکھا اور کلہم فانی کیا
جان راکھا ہے مگر جانان پہ کرنیکو نثار	نفس کے دُنبے کو تس پر ذبح قربانی کیا

وید کا تیرے قدر معلوم کرتا ہے علیم
اس سبب تیری ثنا مین یون سخن رانی کیا

مدن کی مئی سون الٹے سالکان ہوا گر رتی ایک چکھا دین تمنا
الگ پلک مین جھلک تماشا دونون جہان کا بتا دین تمنا
قفس مین عزت کے کب تلک تم سنپڑ کے ناحق پڑے ہوگے
چلو ہوا لیئو وہ لامکان کی کہان تلک ہم جتا دین تمنا
خودی سون اپنے ہنین گذر کر خدا کے ملنے کا شوق دھرتے
تھین ملے اپنے مین پنے سون پیا سون کیون کر ملا دین تمنا
جہان مین دستا ہے کر تو فر کچھ خدا وہان گر ہنین سمجھتے
پرت لگا تم کو غیریت کا پرم لگن کیون لگا دین تمنا
سٹو تھین اپنا مین پنا سب اگرچہ طالب اچھینگے صادق
دیکھو ڈکوڑی کا کیون ہنر ہے اسیطرح ہم بنا دین تمنا
اگر طلب ہے وصل کا تمکو اوّل فدا کرو جان کو اپنے
ہمن بھی جانین بزان تمن کو موئے ہنین تیون جلا دین تمنا
علیم کہتا ہے شاہدی سون چلو ہمارے امر پہ ایکدن
نین کو انجن کے پر لگا کر عرش کے اوپر اوڑا دین تمنا

دل کے نینون مین تُہمن کو تا ڑنا	اوٹا غیرت کا پردہ پھاڑنا
خار کے مانند رقیبون کا خطر	گلشن دل سون اپس کے کاڑنا

پاک کرنے جامۂ تن کو تمام
گرد کو دامن سے دل کے جھاڑنا

عشق کے اوستاد سون تعلیم سیکھ
نفس کے دشمن کو نیچے پاڑنا

عاشقی کا فن ہے نازک اے علیم
عشق مین ثابت قدم کو گاڑنا

جب شاہِ عشق گنج خفی سون جدا ہُوا
برقعہ اوٹھا جمال سون اپنے صفا ہوا

پوشیدہ اپنے ذات مین رکھا تھا صفت ساتھ
تب جا کے اوسے کُن فیکون کا ندا ہوا

کیا ذات مین کمال اوٹھا عشق دید کا
عاشق کہین ہوا تو کہین دلربا ہوا

کہین نور کہین ہے نار کہین سب کے پار ہے
اسلام کے ظہور بدل مصطفیٰ ہُوا

نہین حق کے باج جسم کسی شئے کو اے علیم
احسان رب کریم کا بے انتہا ہوا

خدا کا یاد کرلے تو کہ آخر تجھ خدا ہو گا
نہ ایسا ساتھ کوئی تیرے کہ تن سے جیو جدا ہوگا

خدا جانے کہ قسمت مین ہمارے کیا لکھا ہوگا
جو ہے حاضر وہی دیکھو ولے باطن مین کیا ہوگا

اندھاری غار مین تیرے نکیر منکر دو آگھیرے
پوچھے تیئون جواب اے میرے پیا لاسین بندھا ہوگا

وسیلہ جو ہمارا ہے وہی ہے دوست اللہ کا
نواسا ہے پیمبر کا شہید کربلا ہوگا

مجھے غم ہے سو اوسدن کا بتادے کونسا دن ہے
اوتر آتش بھی اوسدن سوا نیزے کھڑا ہوگا

نکر اوس جان کے مستی عمر نا چیز چلنے کا
اجل کے دور تندرستی سچا تب تو خدا ہوگا

عبث کیون عمر سونے مین گنوایا
جو کوئی جاگا سو اپنے پیو کو پایا

مسافر راہ پر سونا بھلا نہین
جو کوئی سویا وہی حسرت لجایا

جتن ہشیار ریجا مال اور دھن
جہان مین آکے تو جو کچھ کمایا

اگر کوئی سوتے ہے رہ مین خطر کے
گنوایا مال اپنے کو کھپایا

علیم اللہ سوتا تھا خواب مین مست
کریم اپنا کرم کر کر جگا یا

سمجھ کے دیکھو اے عارفان تم کیا ہے حق نے یہ بھید کیسا
اپے ہے اوّل اپے ہے آخر ابیچہ مخفی ابیچہ پیدا
اپے کہا کُن ابیچہ فیکون اپے ہے صانع اپے ہے صنعت
اپے احد اور ابیچہ احمدؐ اپے ہے آدم اپے ہے حوّا
اپے ہے مطلب اپے ہے طالب اپے ہے دلکش اپے ہے عاشق
ابیچہ مجنون ابیچہ لیلی اپے ہے یوسف اپے زلیخا
ابیچہ کہتا ابیچہ سُنتا اپے ہے دانا اپے ہے بینا
ابیچہ قایم ہے ہمیشہ ابیچہ قادر اپے توانا
علیم مت کہہ یہ راز مخفی پیا کی الفت مین رہ سدا تو
اگر سنے اس سخن کو غافل گھڑے گا او سر کٹھن معمّا

در پردۂ کن گنج عیان تھا سو نبیؐ تھا	ایجاد خط کون و مکان تھا سو نبیؐ تھا
جز اصل نبوت ہے کہان شاخ ولایت	اس کشف ولایت کا رسان تھا سو نبیؐ تھا
من بعد نبیؐ بوجہ ولی نقل ہے او کی	اسرار کے نکتے کا نشان تھا سو نبیؐ تھا
ہوتا ہے نہ علیم سون کچھ غیر شکایت	وحدانیت کا بحر جہان تھا سو نبیؐ تھا

بولا علیم اسرار کی یہ بات مکرر
اسرار کا کامل جو میان تھا سو نبیؐ تھا

زخم دل کا جب صنم مرہم ہوا	دو جہان کے دردسون بیغم ہوا
جب دورنگی کا گیا دل سون غبار	ہر در و دیوار جام جم ہوا
غرق کرنے مردم آبی کے تئین	جوش دل انکھیان مین موج یم ہوا

کوہ کن کے دل کو شیرین کا خیال
لذتِ گلقند گویا سم ہوا

اے علیم اللہ علم پر عین کے
ہر دمک خوش نقطۂ یہ نم ہوا

ردیف بے

بندے کو بخش اتنا اپنا خیال یارب
رہے دیکھتا ہمیشہ تیرا جمال یارب

یہ نفس بدخصائل کرتا ہے دند نسدن
اپنے کرم سون نسدن مجھکو سنبھال یارب

نفسانیت پہ میرے ہرگز نظر نکر تو
رکھ مہر اور نوازش مجھ پر بحال یارب

عاصی کا عذر تجھ کن مقبول ہے ہمیشہ
دوسرے کو کان ہے ایسا تجھ بن مجال یارب

محفوظ گنج تیرا ہے چور کے خطر سون
یہ جسم و جان میرا تیرا ہے مال یارب

دے اسم و جسم نرالے اور جان صفاتِ ذاتی
اپنے لقا سون کیتا خس کو نہال یارب

دیدار سون مشرف رہنا علیم ہردم
دونون جہان مین بس ہے اتنا کمال یارب

حسن تیرا اے شہِ عالی جناب
خلق کو سارے کیا ہے کامیاب

دیکھ نا سکے اوس رخِ خورشید کو
نفس ہے خفاش تنے در حجاب

مہر سون اپنے جسے بخشا ہے چشم
حسن کا تیرے وہی لاتا ہے تاب

عاشقان تس حسن کے جھلکار مین
کئی کروڑان دیکھتے ہین آفتاب

نور کیا باعث ہے پنہان خلق سون
چشم ظاہر پر ہے غفلت کا نقاب

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ہے ذات
کیا تو سمجھا معنی اُمّ الکتاب

حق ہے تجھ بن تو عبث لَا یُبْصِرُوْن
ہے تیرے شہ رگ سون اقرب بیحجاب

چشم سون باطن کے ہے دیدار یار
نور سون محروم ہے چشم تراب

گر تجھے خواہش ہے وجہ اللہ کی
ڈھونڈ اے دل مرشدِ کامل شتاب

عاشقان کا بخشش باطن کا کلید
ہو دیگا لحظہ مین تجھ کو فتح باب

دفتر داریں سب دھو کر علیم
نقطۂ مطلق کیا ہے انتخاب

جب ہوا معشوق عاشق کا حبیب — کیا عداوت کر سکے اوس سون رقیب
کیون رہے رنجور خاطر دوستان — درس کے بیمار کا دلبر طبیب
ڈھونڈھتا ہے تو کہان دلدار کو — دل رُبا شہ رگ سون سے تیرے ہی قریب
نفس گر لاچار ہے زار و ضعیف — گر یہ مسکین کو مت سمجھو غریب
بے وسیلہ وصل نہین ہے شاہ کا — یو نچہ ہے بے پیر حق سون بے نصیب
ڈھونڈھ ایسے مرشدِ کامل کے تئین — منزل لاہوت کا ہووے ادیب

گمرہان کو رہ بتاوے اے علیم
حق اجابت سون کرے دعوت مجیب

چھوڑ دے دنیائی فانی کی طلب — کر طلب دیدار باطن کا کسب
راحتِ دنیا ہے یک ساعت کا خواب — جاگ اے دل عشق مین ہو کر طرب
ہے جتا دنیا کا جو کچھ حاصلا — عاقبت مین ہے وہ سب ظلم و غضب
عمر یون صد حیف چھُٹ جاتی ہے چلی — نہین کیا معلوم اب لگ تو عجب
مال و زر فرزند و زن آخر تجھے — آتش دوزخ کے ہین گویا حطب
نفس تجھ کو کھینچتا دنیا طرف — جانب حق چل اسے دیکر ضرب
شش جہت سون جا گذر اے دل شتاب — مذہب دولت مین نہین ہے وصل رب
عشق مین آ جا گذر کر عقل سون — مت بتا بعد از کسے حسب و نسب
شرم مت رکھ ننگ اور ناموس کا — گر کرین عالم بدی تجھ پر نصب
عشق بازی اور خالامان کا ڈر — دو دلی کے تئین جاگا نہین اے حق طلب

ہے علیم اللہ عاشق ذات کا

بدگمان اُس سون نہوا ہے بے ادب

ربّ کو حاضر بوجھکر کہتا ہے غائب کیا سبب
دیکھ قبلہ رو برو ہوتا ہے بائب کیا سبب

جسم و جان جمی نہ قدرت مین کوئی بکیف ہین
زاہدا تو کیف سون ہوتا ہے تائب کیا سبب

خوش صدا اور خوش شکل خوش ہے محبت ذات حق
زاہدا ہین معتقد حُسن عجائب کیا سبب

شمع کی خوش بات ہے کیا کام رکھتا ہے مگس
بولتا ہے اسقدر دیوان صائب کیا سبب

زہد اور طاعت مین جو متعلم ملکوت تھا
زاہدا اوسکا تو پھر ہوتا ہے نائب کیا سبب

اے علیم اللہ ہر ایک عالم ہے ہر ہر قدر پر
دیکھتا گر چشم سون کہتا ہے غائب کیا سبب

غفلت مین سویا اب تلک پھر ہو ویگا ہشیار کب
یاری لگایا خلق سون پاوے گا اپنا یار کب

جھوٹھی محبّت باندھ کر غافل رہا اپنے سون حیف
بلبل ہو سنبڑا دام مین دیکھے گا پھر گلزار کب

یہ خواب و خور فرزند و زن اور مال و زر زندان ہوا
تو چھوٹ کر اس قید سون حاصل کرے دیدار کب

حرص و ہوا بغض و حسد کبر و منی بخل و جہل
اس رہ زنان سون باچ کر ہو ویگا برخوردار کب

اِس نفس کافر کیش کی خصلت تجھے معلوم نہین
گر قتل کیتا نہین اُسے تجھکو ملے دلدار کب

بن پیر پہونچا نہین کبھی کوئی ساحل مقصود کو
ملّاح بن کشتی کہین ہوتی ہے دریا پار کب

برحق علیم اللہ کہا رب قول یَهْدِی مَنْ یَّشَآءُ

جنت کے طالب کو کہو آوے نظر دیدار کب

سب بیر اور فقیر سون ہون کمترین تراب
سنکے تیرے سوال کا نادر طرح جواب

ہر شئے منے محیط سون یون ذوالجلال ہے
جون تن مین جان بھر اہے دگر جون نظر مین تاب

ارواح ایک لاکھ کر طور ان کیا لباس
موجان سون بے حساب مگر بعید ذرّ آب

دیگر قدر ہے روح کا بسیار تیرے پاس
کیر ٹونکا جو مثال دیا روح کا خطاب

ارواح ذات پاک ہے نورِ محمّدی
بے قدر اوسکو بولنا بسیار ناصواب

محروم جو اچھیگا محمّد کے نور سون
اوسکور وا نہین تو ہے نقصان شیخ و شاب

کہتا ہے رمز علیم رہِ مستقیم کا
مانین تو خوب نہین تو رہین در خروش و خواب

ردیف تے

اپنے سے بے سمجھ کو حق کی کہان پچھانت
من عرف کو نہ بوجھا قد عرف سون جہالت

ہے فرض بوجھ اول اپنا پچھے خدا کو
بے بوجھ بندگی ہے سب رنج اور ملامت

جنّت کی تو مزدوری بوجھا ہے بندگی کو
بخشش نہین ہے ہرگز جز لطف اور عنایت

حرص و ہوا مین پڑکر حق سون ہوا ہے باطل
پھر مانگتا ہے جنّت کیا نفس بد خصالت

بن قلب کی حضوری منظور کیون پڑے گا
روزہ نماز رسمی سجدہ سجود طاعت

معبود کے مقابل عابد کو عبدیت ہے
غیبت مین چپ رہنا کیا محض ہے خجالت

تن نفس اور دل روح سر نور ذات مل کر
اپنے مین حق کو پانا ہے افضل العبادت
بن پیر کے خدا کو پایا نہ کوئی ہرگز
کامل کو کیون پچھانے بے صدق و بے ہدایت
نہین ہے علیم کو سچ تقوی عمل پہ اپنے
دیدار کا صنم کے کافی ہے استقامت

عمر جاتی ہے بےخبر ہیہات
کام پچھ اپنی عاقبت کا کر
گنج قارون اگر کریگا جمع
کیون ہوا حرص مین رہا ہے اٹک
چپ اندہارے مین پڑکے غفلت کے
روز میثاق کیا کیا تھا شرط

دم ہے برباد سر بسر ہیہات
کیون اجل سون ہے بےفکر ہیہات
کیا لے جاوے گا در قبر ہیہات
جون مگس شہد کے اوپر ہیہات
کیون ہوا کور بے بصر ہیہات
قول حق کا گیا بسر ہیہات

ہے گنہگار سخت علیم اللہ
گئی غفلت مین سب عمر ہیہات

بزرگان جملہ با وصف کمالات
گنہگارون کا لب ہے عذر منظور
پریشانی اچھے کیا سخت اوس وقت
علیم اللہ اگر عاصی ہے یارب

جناب حق سے کرتے ہین مناجات
عجب نہین گر نوازے فضل کے سات
گواہی جبکہ دیوین پانوٗن اور ہات
تیرے دیدار کا مشتاق دن رات

ردیف جیم

غفلت کا کر شتابی سے معالج علاج آج
تو فکر عاقبت کی اپسکے کر آج آج

دل سون نکال غیر کا سب شرم لاج آج
بعد از نکر سکے گا مگر اپنا کاج آج

سودا البقا کا لے تو محمدؐ کے ہاتھ سون / درکار ہے صبا تجھے گر احتیاج آج
اس بیوفا جہان کا نکر اعتبار کچھ / امید رکھ نہ کس سون مگر حق کی باج آج
دے چھوڑ اختیار کو ہو مطلق العنان / دینے کا آخرت کے ادا کر خراج آج
روشن کیا ہے مشعل ذاتی کے تئین علیم / حرص و ہوا کے گھر کا بجھا کر سراج آج

ردیف حا

حق کے بدل ہشیار ہو لے یار در وقتِ صبح / وہ وقت خاص الخاص ہے بیدار در وقتِ صبح
کر ذکر حق کا بعید و حق ہو ویگا تجھ پر مدد / امروز تار و زاہد درکار در وقتِ صبح
صاحب ترا ہے جاگتا تو سو رہا ہے نیند مین / حق کے قہر کا خوف کھا غمخوار در وقتِ صبح
غفلت مین ساری رین تو تھا بندگی سون بیخبر / کر یاد حق کا اسم ہو ہشیار در وقتِ صبح
تجھ بندگی کے مال پر کیا چور کامل خواب ہے / کرتا ہے وہ تجھ سون دغا یکبار در وقتِ صبح
چاہے بچا کر چور سون لیجا وے اپنا مال و دھن / ہشیار ہو ساری رین تیار در وقتِ صبح
نازل ہے تجھ پر نور حق حق کے طرف سون ہر گھڑی / معلوم نہین تو دیکھ لے دیدار در وقتِ صبح
سب دین حق کا بھید ہے اور سرِ حق تس مین عیان / کھلتا ہے تجھ پر غیب کا اسرار در وقتِ صبح
ہے ذاتِ حق ساری رین اپنے مین آپہی مشتغل / کیا مصطفےٰ کا ہات ہی لئے یار در وقتِ صبح
ہر رین مین تو بوجھ لے ظاہر قیامت کا نشان / ہے روز محشر کے نمن آثار در وقتِ صبح
برحق علیم اللہ سب یہ رات دن پر نور ہے / ہوگا منور نیر انوار در وقتِ صبح

ردیف خا

مرغ زیرک عقل کا ہی عشق کا صیاد شوخ / عقل ہے بیمار شیرین عشق کا فرہاد شوخ
عقل اپنے دام مین کرتا ہے کل عالم کو قید / بند او زنجیر سون نت عشق ہے آزاد شوخ
عقل بوجھا عاشقان سب احب التعذیر ہین / قاتل عقل و فہم ہے عشق کا جلاد شوخ
عقل کو سب ملک مین ہے دلو انصاف عدل / کیا نہایت عشق کا ہے بادشاہ بیداد شوخ

فہم اور فکرت مین اپنی عقل گر تولا دہے
آپ کرتا ہے گلا کر عشق کا حدّا و شوخ

عقل کے میزان مین آیا بحر اور بر کا حساب
نہین مگر آیا عدد مین عشق کا تعداد شوخ

عقل سون جاتے گذر تب عاشقان پاتے ہین وصل
اے علیم اللہ عجب ہے عشق کا ارشاد شوخ

ردیف دال

تو عبث غفلت مین پڑکر حق سون ہوتا ہے بعید
مین ترے نزدیک ہون کہتا ہے مِن حَبلِ الوَرِید

بے ریاضت کیون اپس مین بار اپنا پاسکے
دیکھ حق کے واسطے کیا رنج کھینچے ہین فرید

تجھکو ویسے عشق کا نہین شوق تو مقدور لگ
مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا کے امر پر ہو شہید

موت کے آگے مُوا سو تا ابد لا موت ہے
ہر رین معراج ہے اور روز ہے ہر روز عید

تو خودی سون جا گذر اپنے خدا کے واسطے
حق دکھاویگا اپس کا حسن ہر لحظہ جدید

جاگ اے دل خواب سون غفلت کے ٹک ہشیار ہو
عشق کی دوکان مین جا سودا وصل کا کر خرید

زندگی دو روز کی ہر دم غنیمت بوجھکر
دیکھ لے دلدار کو کرتا ہے کیون وعدہ وعید

یہان نہین کس پرکھا ظاہر ارادت اعتقاد
ہے وہان شیطان تیرا پیر تو اوسکا مرید

یہان نہین دیکھا سو وہان کیونکر دکھائیگا اوسے
ہے یہان اندھا سو وہان آیت ہے در قرآن مجید

دین کی نعمت چھوڑ پھر جاتا طرف مردار کے
کیا نہایت ہے نجس تجھ نفس کا کتا پلید

اے علیم اللہ سخن حق کا نہایت تلخ ہے
دوست کہتا ہے دکھا کر قفل کی گویا کلید

ہان ہینے کو مرے عاقل وجود
تو در جانان پہ رہ وقف سجود

وہان خودی اور دوئی کے تئین جا گہہ نہین
آرسی سون دل کو دھو زنگ کبود

جون چلاوے تو بچہ چل تئین پنکو چھوڑ
صاف ہو آتش پہ جیون جلتا ہے عود

جہان لگاوے وہانچہ لگ تصویر ہو
دیکھ مت اپنی طرف اور کس حدود

تب وہ تیرے چشم دل کے دیکھ صاف
گھس لگا دیگا خوش انجن زود زود

تو ہست غفلت کے پردے دیکھ عین
معرفت کا گنج اور حق کا شہود

پیو دسا نینون مین روشن آفتاب
دل ہوا پُر نور اور تابان فزود

گُم ہوا مین تو سگل اس حال مین
وہان کسے جز ذات حق دیگر نبود

دیکھ جون قطرہ ہے خشکی پر جدا
ایک ہوا جب جا پڑا دریا مین کود

ذات سو دریا اور قطرہ سو صفت
ملکے دو ہوتے ہین دیکھو ایک عقود

ذات سو اللہ صفت اوسکی بشر
ایک پیا ہونے کا بولا سو قعود

جب کیا بندہ صفت اپنی فنا
تب ہوا اللہ پیا اوس پر ورود

چھوڑ کر اس راہ کو جو کوی چلا
وہ نہین پایا کسی کوشش سون سود

نحن اقرب ہو کے تجھ مین اے علیم
یون کیا ہے بھید وہ ربّ الودود

احدیت اور واحدیت ایک عدد
گر جسے وحدت مین حق ہووے مدد

میم کو احمدؔ کے میانے سے نکال
دیکھ لے تو بعد ازان کُفُوًا اَحَد

میم کا جب مُن پیا جاوے نکل
تب وہی احمدؔ ہے اَللّٰہُ الصَّمَد

قدسیان جسکو کئے ہین سب سجود
یک گنہ سون حق کیا ویسے کو رد

تو جو رکھتا دل مین جنت کی امید
یون گنہ کرتا ہے نندن بعید

یک گنہ سون بہار جنت کے ہوا
تو ہے فرزند جسکا وہ تیرا ہے جد

مال و زر رکھتا ہے کیون فِی جِیْدِهَا
عاقبت مین ہے وہ حَبْلٌ مِّنْ مَّسَد

فقر کی دولت سمجھ لے لایزال
ہے بقا یکسان ازل سون تا ابد

اے علیم اللہ جنّت اور جحیم
حق کیا پیدا ازل سون تا ابد

وجود ان سگل جگ ہین موجود واحد
جمع روح شاہد ہے مشہود واحد

احد ہو کے احمدؔ محمدؔ کہایا
ہوا حمدؔ سون اپنے مین محمود واحد

کرین عابدان عبدیت اور عبادت
سگل بحر او بر کا معبود واحد

تجھے اب جو دستا ہے منڈان سارا
یہ نابود سب جسم و جان بود واحد

علیم اللہ ہرگز نہ کر راز ظاہر
حقیقت مین سب کا ہے مقصود واحد

ردیف را

دیا ساقی لبا لب مجھکو ساغر
ہوا سارا کدورت دل سون باہر

عجب تھا مست ساقی جام تیرا
چھپا باطن لگا دسنے کو ظاہر

اندھارا غیر کا جی سون گیا مل
ہوا خورشید آنکھیان مین حاضر

دیا ذرے کو اپنے مہر سون نور
ہوا تس پر کرم سون آپ ناظر

لگا کر فیض کا مجھ جگ مین انجن
کیا ہے گنج سون باطن کے ماہر

تصدق جان و دل سون مین سراپا
نوازش ہے تیری دو جگ مین نادر

علیم اللہ ترا ساقی سچا ہے
لقب جسکو محی الدین قادر

حسن کا دیکھ ہر طرف گلزار
عندلیبان ہوئے ہین دل افگار

عشق کی مے سون جو ہوا سرمست
دل ہوا اوسکا خانۂ خمار

یار آیا ہے جب معالج ہو
درد فرقت مین نہین رہا بیمار

آپ عاشق ہے حسن پر اپنے
ہے مرے جان کا عجب اسرار

کہین عاشق کہین ہوا دلبر
کہین معشوق کہین ہوا دلدار

کہین ہوا شمس کہین ہوا ہے قمر
کہین ہوا نور کہین ہوا ہے نار

کہین ہوا ارض کہین ہوا ہے فلک
کہین ہوا بحر کہین ہوا اشجار

کہین ہوا انس کہین ہوا ہے ملک
کہین ہوا دید کہین ہوا دیدار

کہین پیمبر کہین ہوا ہے ولی
کہین ہوا شیخ کہین ہوا زنار

کہین ہے قاضی کہین ہوا مفتی / کہین ہوا مست کہین ہوا ابرار
کہین ہوا جان کہین ہوا جانان / سب مین ہے اور کہین سبھون سے پار
حق مین حق ہو سدا انا الحق بول / دیکھ منصور کیون چڑھا ہے دار

ایک پنا ذات کا علیم اللہ
شرع بن غیر کچھ نہ کر تکرار

ہے محمد جسم و جان پروردگار / یہ سدا او جگ مین کہتا ہون پکار
آدم و حوا محمد اور حق / عشق ہے یک ذات مل کر ہر چہار
نا کسی کا کوئی مادر اور پدر / عشق سب کرتا ہے مظہر آشکار
مرد و زن کسکا نہ کوئی دختر پسر / جان ایک سب اُسکے بیحد بے شمار
نقش ہین سب دیکھ اُس نقاش کے / کہین خزان دستا ہی کہین دستا بہار
فیل کہین دستا ہے کہین دستا شتر / کہین پیادہ دیکھ کہین دستا سوار
وحش کہین دستا ہے کہین دستا ہے طیر / مور کہین دستا ہے کہین دستا ہے مار
شیر کہین دستا ہے کہین دستا ہی خرس / اسپ کہین دستا ہے کہین دستا خمار
صورتان دستی ہین ہر ایک کی جُدا / کئی کرڑو رڑان اسم اور لاکھان ہزار
کیا کھلاڑی ذات کا کھیلا ہنر / دیکھ دکھلا کر بُھلایا ٹھاٹھار
جون بُھلایا تخم اپنی شکل کو / کہین ہوا پھل پھول کہین ہو شاخسار

اے علیم اللہ وحدت بول کر
عالم غفلت کو مت کر بے قرار

دونون جہان مین دیکھ ہے ایک نور کا ظہور / توحید اسکی باج ہے سب وہم اور غرور
دیدار بن نہ مانگ دگر عاقبت کی خیر / تو کیا کریگا لیکے وہان حور او قصور
جنت سون ہے زیادہ خوشی حق کا دیکھنا / دوزخ وہی سمجھ جو پڑا ہے خدا سے دور

طاعت منے خدا کے کھڑا رہ کے قبلہ رو
توکس کو دیکھتا ہے پیا ہے نظر حضور

خلوت میں دل کے دیکھ پیا کے جمال کو
گمراہ کیون ہوا ہے ارے نفس بے شعور

جس کے طفیل ظاہر و باطن دِسا تمام
دیدار اُوسکا دیکھنا تجھکو ہوا ضرور

کہتا ہے یون علیم تجھا کر جمال کو
صورت شکل پیا کی سراپا ہے نور نور

یک ادا سون دو جہان تسخیر کر
جان جان آیا ہے کچھ تدبیر کر

بھار نکلا ہو کے دُرِّ شاہوار
کُنتُ کنزاً کی صدف کو چیر کر

جان من قدرت سون اپنے وہ حکیم
دم کو راکھا جسم سون زنجیر کر

کیون نہ پہونچے ساحل مقصود کو
عشق آیا ہفت دریا تیر کر

حرف اٹھائیس سون ترکیب جسم
عشق کی تعلیم سون تفسیر کر

جو ہدایت کا ہے تجھکو بچن
طفل گر ہے تو تجھ اوس کو پیر کر

اے علیم اللہ محبت کا رقم
صفحۂ دل پر سدا تحریر کر

توہی کس منزل مین تیرا بول کہان ہے دولکا ٹھار
دم ترا آتا ہے کہان سون بول کہان جاتا ہے بجار

دم کی تئین بوجھا سو کہتے ہے اسکے تئین انسان ہے
نہین تو صورت آدمی سیرت مین ہے مثل حمار

مین کہتا سو کون ہے اور تو سمجھتا ہے کیسے
کیون عبث مین تو مین پڑ کر بے عبث ہوتا ہی خوار

راہبر ہے کون تیرا بول تو کس کا فقیر
فقر کا کیا حاصلا سمجھا مجھے مت ہو گنوار

عاشقان کے بزم مین ایک رنگ ہوا ہے بوالہوس
مت کہا بلبل نمن چونڈا اپھلا کر یا جدار

بحر کے غواص سے مت بحث کر اے خام طبع
نہین گیا ہے عمر مین اپنے تو دریا کے کنار

کچھ بحث آتا ہے کرنے جنگ جب عشاق سون
جیونکہ طیر ہفت رنگی ہو گیا آ کر شکار

پوچھتا آیا ہون جو کچھ سوال کا میرے جواب
تھر تھر آتا ہے عبث سیماب نمنے بیقرار

تا کہے لگ جواب تجھ پیر فقیر کا لتمہ حرام
بزم رندان سون نکل جا جلد تر ہو کر فرار

شو ادر غوغا عبث کرتا ہی کیون ننگ کر لباس
منہ اُٹھا جاتا ہی جیون بے قید شتر بے مہار

اے علیم اللہ نہ کر کچ بحث سون سوال و جواب
حاصلا طرفین نہین ہوتا بجز غوغا پکار

ردیف زا

سور جیون ذرّے کو کرتا سرفراز
عاشقان بھی یو بچ ہین نکتہ نواز

نور سون ہر ذرہ جیون خورشید ہے
یون عطا کرتے ہین تجھ کو اہل راز

شاہ جو محتاج کو کرتا غنی
عاشقان دو جگ سون کرتے بے نیاز

عشق کی منزل مین عاشق رات دن
قایم و صایم ہین در روزہ نماز

تو حقیقت منزل مقصود یو جھ
عاشقان کہتے شریعت کو مجاز

صدق بن دریا مین دل کے ٹھار نہین
جیونکہ سرگردان ہے بے لنگر جہاز

اے علیم اللہ سُن لاہوت مین
مطرب سرّی کیا ہے ہو کا ساز

نفس میرا ہے بد خیال ہنوز
نہین ستا غیر کا خصال ہنوز

زشت خواہش سون دل کے دریا مین
پھینکتا ہے طمع کا جال ہنوز

کیا کسی کے تئین مسخر کر
دل مین لاتا ہے یون اُبال ہنوز

تجھ بنا اے کریم اب لگ کچھ
نہین کیا کس ستی سوال ہنوز

نفس کو بد سمجھ علیم اللہ
نہین کیا سہو انفعال ہنوز

دل لیا نہین دلبر جانی ہنوز
ساحری مین جسکے نہین ثانی ہنوز

دل کو دو ٹکڑے کرے ایک آن مین
کیون بتایا وہ نہین بانی ہنوز

آب ہوتا ہے پگل کر سنگ دل
زندہ ہے واؤد الحانی ہنوز

سحر ہے ہر بات علیم اللہ کی
انوری ہے چرخ خاقانی ہنوز

عشق کا ہونے لگا جب تیغ تیز
رم کہان ہوتا ہے وحشی عقل کا
نفس ناحق یون اُڑایا طوطیا
لاجرم ہے نفس امرب کو دیکھ

نفس کرنے کو لگا وہان سون گریز
عشق کا توسن ہوا جب اسپہ خیز
اب تلک لقمان کہتا ہے بریز
بازسون کان مرغ کر سکتا ستیز

نفس کہتا عاشقان کو اے علیم
ہووے گا کب مجھکو روز رستخیز

نہین فرصت امرسون رب کے دم کو ایک پل ہرگز
نہ چھوڑا صورت ہستی کو ظاہر مین اجل ہرگز
عبادت زہد اور تقویٰ اگر زاہد کیا تو کیا
عنایت بن نہین کچھ کام آتا ہے عمل ہرگز
اگرچہ آب مین نسدن ہمیشہ غرق رہتا ہے
نہین مہتاب بن کھلتا کبھی دل کا کنول ہرگز
نصیبے بن کسی شے کا نہین تحصیل پہنچایا
کہان تبدیل ہوتا ہے رقم کلکِ ازل ہرگز
بجز مقسوم وصل حق کہان ہر کس کو ملتا ہے
نہین تقدیر بن ہوتا کوئی اہل دول ہرگز
کرم بن حق نہین کرنی کسی کی کام آوے کچھ
پیا چاہے بجز دیکھو نہین ہوتا وصل ہرگز
بشر کیا کر سکے کرنی خدا کے وصل کے لایق

کہان خورشید مین ذرّہ یون کرسکتا دخل ہرگز
تجلّی مہر کی اپنے وہ جب ذرّے پہ کرتا ہے
جدا معلوم ہوتا ہے اصل سون کچھ نقص ہرگز
علیم اللہ بجز دیدار حق سون کچھ نہین منگت
نہین درکار ہے کچھ اسکو حوران اور محل ہرگز

ردیف سین

جب کہ لاگا باچنے دل کا جرس
ہاتھ ملتا نفس جیون مثل مگس
عشق کا شعلہ کیا جب دل مین ٹھار
نفس کے خطرے ہین جیون مانند خس
چور کو نہین ہے سکت جس ٹھار مین
دوڑتا پھرتا ہے تا حق پیش و پس
عقل کا خر یہو پچ کان سکتا ادسے
عشق جاتا جب کدا دل کا فرس
عشق کو کونین سون کچھ کام نہین
ہے لوازم نفس کا حرص و ہوس
عاشقان کو نہین ہے پرواجان کی
اون کو اپنے یار کا دیدار بس

جب علیم اللہ ہوا عاشق سچا
تب دکھایا دلربا اپنا درس

آس رکھو حق کی جگت سون ہو نراس
ماسوی اللہ کے علی ہذا القیاس
جی سون جاتا ہے گذر جس راہ مین
کیا کریگا تو وہان تن کا لباس
حرص نے گندہ کیا دل کا دماغ
نہین تجھے آتی ہے خوش باطن کی باس
نفس کا غلبہ ہوا جس حال مین
ہو گیا جون سوت کا ناتا سب کپاس
حق دیا لا تقنطوا تجھ پردلیل
رحمت حق سون نکو کر دل کو یاس

اے علیم اللہ خوش رہ دین مین
غیر سون ہرگز نہ ہو خاطر اداس

شمع پر دل کے تن ہو افنوس
چشم ظاہر ہے نور سون مایوس

رنگ و روغن پہ رہی نگاہ اٹک
جونکہ اوڑنے سون رہگیا طاؤس

دل کا غوّاص بھار نہین نکلا
عشق کا کیا عمیق ہے قاموس

کیا ارادہ پہ ہو کمال خوشی
دل مین جب باجنے لگا ناقوس

عشق مین یار سون ملا ہے علیم
عقل کا چھوڑ ننگ اور ناموس

ردیف شین

دیگ سون دل کے کیا جب عشق جوش
مثل کف باہر ہو اسب عقل و ہوش

کیف سون عالم کو سارے مست کر
دیکھ کیون ہشیار رہتا مَے فروش

عیب مین عالم کے مت آلودہ ہو
ہے وہی ستار سب کا پردہ پوش

تو کسی کے عیب کا پردہ نہ پھاڑ
دیکھ اپنا عیب ہرگز مت خروش

نفس اپنا ہے سراپا عیب دار
ہو اپس مین آپ جون حلقہ بگوش

ہے خودی کا فعل سارا خیر و شر
عشق سون کر بیخودی کا جام نوش

اے علیم اللہ بچن کر کام کو
گفتگو سون غیر کے ہو جا خموش

چھوڑ دے اے نفس اب فکر معاش
تو عبث مقسوم کا کرتا تلاش

ہے وہی رزاق رب العالمین
کیا ہے تیرا ہوش کیا تیرا قماش

جان دیتا قوت کی تجویز مین
تن کیا تس مین سراسر پاش پاش

جستجو کر کچھ خدا کی راہ مین
حاصلاً تیرا تجھے کہتا ہون فاش

اے علیم اللہ قلم تقدیر کا
ہے وہی مقسوم باقی سب خلاش

ردیف صاد

بحر عرفان مین جو ہوا غوّاص
ہاتھ اوسکے لگا ہے گوہر خاص

روح جب راہِ لامکان دیکھا ہو گیا جسم کے قفس سون خلاص
جو یگانہ ہے یار کا اپنے اوسکو بیگانگان سون کیا اخلاص
عشق کے شہ کا دیکھ کر قانون بھول گئے رقص ہوش کے رقّاص
عشق کے شرع کی عجب تعزیر جان دیتا ہے جان بغیر قصاص
زلف کے سلسلے سون اے سالک پھر کسی کو نہین وہان سے مناص
عشق کے فن مین ہے علیم حکیم نبض دل کا اسے ہے فہم وخواص

ردیف ضاد

حکمت مین عاشقان کے پچھانتا ہے دل کا نبض کرتے ہین دفع دل ستی نفسانیت کا مرض
علت بدل اِس کی شتابی طبیب پاس جا بول اپنا حال بیان کر اپسکی غرض
نہین عقلی کے ہاتھ سون ہوتا ہی کار عشق کیونکر ادا کریگا تو روزہ نماز فرض
قالو ابلی کے قول سون جب تو کیا قرار وہ قول امر فرض ہوا ہے تیرے پہ قرض
کہتا ہے رمز پھر ہدایت بلا ریا درکار نہین علیم کو کرنا کسی سون عرض

ردیف طا

عاقلان خانہ بر آب غلط در رہِ عاشقی شتاب غلط
نہین رواحق کے باج غضب وجلال در طریقِ خدا عتاب غلط
منفعل نفس ہے سدا دل سون مکھ پہ رکھتا ہے وہ نقاب غلط
دل کے دریا مین جوش حسرت سون حرص لاتا ہے چپ حباب غلط
اے علیم اِس سرای فانی کو دیکھ دستا ہے جون سراب غلط

ردیف ظا

کیا کھلاڑی ذات کا کھیلا ہے بازی الحفیظ کہین کرے پوجا صنم کی کہین نمازی الحفیظ
لن ترانی کہین کہا اور کہین ہوا پردے سون بہار کہین ملا خلوت مین آ کہین بے نیازی الحفیظ

ایک سون کہین گل ہوا اور کہین سمایا ایک مین / کیون کرے اب عقل اس پر امتیازی الحفیظ
اپنے جوہر کا اپے آیا ہے ہو کر جوہری / کس لطافت سون کیا بندہ نوازی الحفیظ
شمع جان روشن کیا فانوس مین تن کے تمام / ایک سون یک دستے پیدا ہر شکل تازی الحفیظ
تخم جب گلشن ہوا وحدت سون کثرت مین نزول / ہے حقیقت تخم سب گلشن مجازی الحفیظ
سب مین اور سب سے جدا ہو کر دکھایا آپ کو / ذات مین کس طرح سے کی سحر سازی الحفیظ
دو جہان کا حسن جو نقطے سون کیتا آشکار / دیکھ اب چوڑائی اسکی ور درازی الحفیظ
کہین علیم اللہ کہایا کہین ہوا آپے کریم / کیا نہایت ہے کرم اور سرفرازی الحفیظ

ردیف عین

عشق جب حسن سون ہوا ہے طلوع / طبع عشاق تب ہووے مطبوع
ہے حقیقت مین حسن مقناطیس / آہنی دل ہوا ہے جس سے رجوع
دل کے کعبے مین عشق کا طواف / ہے عبادت وہان خشوع و خضوع
عشق پیدا ہے عاشق و معشوق / جسم بے جان نہین ہوا ہے وقوع
کہین قعدے مین کہین کھڑا ہے قیام / کہین سجدے مین کہین کیا ہے رکوع
کہین جماعت مین کہین رہے تنہا / کہین خلوت مین ہے کہین مجموع
قدر رکھتا ہے کیا کمال علیم / آپ صانع ہے اور اپے مصنوع

ردیف غین

جب حسن لکا صنم کے ہوا نوبہار باغ / ہر گل سون ہر کے دل پہ ہوا ہر طرح کا داغ
جب کچھ نہ تھا تو آپ اتھا خود بخود نہان / ساقی کہان شراب کہان اور کہان ایاغ
دستار مجھکو صورت رنگ ایک سون جدا / سب تن کے تابدن نہین یک تن ہے چراغ
نقش و نگار دیکھ شمع کو گیا ہے پھول / غفلت سون دیکھتا ہی جدا عندلیب و زاغ
سب بوستان مین حسن کو دیکھا ہے علیم / پایا ہے سب مین سب سون جدا عشق کا دماغ

ردیف فا

ذکر کے مصطفٰے سون کر دل صاف / دیکھ لے اس مین قاف سون تا قاف

ہو کے سب دل ستی کدورت دور / صاف دستا ہے پردۂ شفاف

حاک نہین جب تلک کدورت دل / دم عشق اس کا ہے سراسر لاف

حکمت حق کا کیا کہ صانع ہے / نین کے عین پر ہے نین غلاف

عین ہے عین غیریت اپنا / لوح سون دل کے دھو کفر کا لاف

یار الآن ہے کما کان / مختلف خلق کا ہوا ہے خلاف

اے علیم عاشقان رویت کو / لے ہے دو عالم مین دید وجہ کفاف

ردیف قاف

یار کے دیدار کا رکھ اشتیاق / آرزو دھر وصل کی مالایطاق

زندگی سب ہے وصل کی گویا ہے موت / یہان ہے جیسا فراق وہان ویسا فراق

یہان نہین دیکھا تو محشر مین کہان / جان ہو انجان رکھتا ہے نفاق

جی سے جاتا ہے گذر جس راہ مین / تو عبث کرتا ہے اپنا طمطراق

اے علیم اللہ چمن مین عشق کے / زاغ و بلبل کا بنے کیون اتفاق

ردیف گاف

عشق ہے دریائے وحدت کا نہنگ / یا نیستان بقا کا ہے پلنگ

عشق ہے یا اژدہائے جانستان / عقل بن رکھتا نہین پھر کس سون جنگ

عشق کٹتا نہین کسی شمشیر سون / کارگر نہین جس اپر تیر و خدنگ

یک نگہ مین جس کو کرتا ہے نہال / ہین نظر مین اسکے یکسان لعل و سنگ

دو نظر نہین دیکھتا او ر بوجھتا / شمع سب قندیل مین ہے ایک رنگ

غیر کو جاگا کہان لس ہنتھ مین / آپ اپنے شمع رو کا ہے پتنگ

اے علیم اللہ پیا کے واسطے	چھوڑ دے سب غیر کا ناموس و ننگ

ردیف لام

پیتم کے دیکھنے کے تماشا کو جائیں چل	اپنے پیا کو عشق سون اپنے رجھائیں چل
جلسہ کیا ہے یار محل مین جلی کے آج	خلوت مین اب خفی کے پیا کو بلائیں چل
پروا نہین پیا کو کسی کے وصال سون	فن سون اُسی کے اُسکو اپس مین بھائیں چل
دم کا سرود کر کے ارادے کا تار باندھ	ستری صدا کا صور بجا کر سنائیں چل

ناسوت سے گذر کے تفرج سون اے علیم
لاہوت کے مکان مین سدا غل مچائیں چل

بول اے درویش کامل مجھ قلندر کا سوال	فقر کیا اول خبر قرآن مین دیتا ذوالجلال
فقر آخر بول کیا ہے اور خانہ فقر کیا	ہے کلید فقر کیا سو بول اے صاحب کمال
تاج فقر اسکو کہتے اور ارادہ فقر کیا	کیا قلندر کا ہی مشرب بول انکا حال و قال
مرکب درویش کیا ہے اور راہ فقر کیا	قوت درویش کیا ہے انکا اور قوت جلال
فقر کا کیا ہے کمر بند اور لقمہ فقر کیا	توشۂ درویش کیا ہے بول عارف بمثال
میوۂ درویش کسکو بولتے اور نقل کیا	بول کس مے کی ہی مستی اور دلبر کا وصال
کیا ہے گذران قلندر اور کیا اُنکا لباس	زیور درویش کیا ہی اور قلندر کا جمال
زندگی کیا فقر کی اور موت درویشی سو کیا	موتو اقبل کا نفع اور بول نقطے کا زوال
جب فنا ہووے یہ سب باقی رہیگی شی سو کیا	دیکھ لے یہ راز سارے مرشد کامل کے نال
مختصر از روئے قرآن مشفق رکھکر ریت	سوال ایک کمتر ہے میرا عارفان کے حسب حال
کاملان سون مدعا میرا ہے مرشد کے طفیل	اے علیم اللہ یقین کر نہین تو کہنا کیا مجال

اے قلندر بینوا سُن کان دھر تیرا سوال	فقر اوّل ہے فنا فرقان مین قول لایزال
فقر آخر ہے بقا اور خانہ فقری جمعدل	فقر کی کیلی ارادت بوجھ اے صاحب کمال

صبر لقمہ فقر کا اور جان ہمت نور ہے
یاد حق کا ہے غذا انکا سدا قوت حلال

ہے رضا تسلیم میوہ فقر کا اور نقل غیر
ہے محبت سون سرک محبوب ذاتی کا وصال

ماسوی اللہ ہے گذرا در انکا عریانی لباس
فقر کا زیور خرابی اور منور ہے جمال

زندگی دیدار کی اور موت غفلت جان تو
جان اپنے سون گذرنا موتوا قبل کا خیال

مَن عَلَیہا فَان اور باقی ہے وجہ اللہ سمجھ
ذات مطلق بولتے اور اسکو بیچون بمثال

کاملان کو کسب سون حاصل ہے ہر دم حال عشق
یہ جواب و سوال سارا جھلان کن قیل و قال

بوجھنا باطن کا نہیں ہوتا جواب و سوال سون
اے علیم اللہ نظر بن دیکھنا امر محال

ردیف میم

مَن عَرَف جب تلک نہیں معلوم
قد عرف کر سکے کہان مفہوم

عارفان قد عرف سون ہین معروف
جیونکہ خدمت سون خادمان مخدوم

جو کہ لاشیخ بوجھ لاعرفان
علم اُن کا ہے حرفتہ موہوم

عقل و دانش خیال و وہم و گمان
پہونچ سکتا ہے کان ہما کو بوم

ظاہری کا تمام علم و کمال
تخم کیطرح ہووے گا معدوم

عمر سب جسم کی بدل کھویا
فیض سون جان کے رہا محروم

مَن عَرَف کر علیم سون حاصل
قد عرف تجھ اُپر ہووے قیوم

ہے عبادت سون برس ستر بہتر ایک دم
دیکھنا دیدار اپنے پیو کا اندر حرم

حج اکبر تم یقین جانو کہ حاصل ہوئیگا
دل کے دیول مین کرے جو اندن پوجا صنم

دیکھے درپن کی صفائی یار سون دیکھا ہے جو
معتبر نزدیک اُسکے کچھ نہین باغ ارم

زیب زینت کی صفائی خوش نہین دستی اُسے
عشق سون رکھتا ہے جو کوئی چرخ گردون پر قدم

زندگی تن کی سمجھتا وہ مثال خواب ہے
دیکھتا ہے صورت ہستی کو شکل منعدم

اے علیم اللہ عطا تجھ پر ہوا دلدار کا
تب کریم اللہ کیا اپنا نوازش اور کرم

عشق آ ہم سوں کیا جب رام رام
ہم کسی حاجی کو نہین کرتے سلام

مجلس رندان مین زاہد نہین سُنا
ہے سبق اول وہان کا جام جام

گر خلاصی حشر کی منگتا ہے تو
رندگی کے پی مئے گلفام فام

پوچھتا ہے کیا ہمارے رمز کو
بے سمجھ بے عشق زاہد خام خام

گر دکھاوین یار کے کاکل کا تار
صبح کو عالم کہے گا شام شام

عاشقی کے محلے مین ہین نکات
جان و تن اور عقل و دل سب دام دام

اے علیم اللہ زاہد کو لتاڑ
فاضلان مین خوش مچایا دھوم دھام

جا خودی سوں گذر خدا کی قسم
تن سوں بیہوش ہو رندا کی قسم

شمع رو پر مثال پروانہ
ہو تصدق تجھے خدا کی قسم

دل تو کونین سوں غنی ہو جا
دید بن مانگ مت گدا کی قسم

بول مت وصل آخرت مین ہے
تجھکو کہتا ہون ابتدا کی قسم

چھوڑ تن پہونچ عالم دل کو
کرامات تو اقتدا کی قسم

جب سوں قالوا بلی اقرار کیا
ہان میری صدا ندا کی قسم

دل سوں اپنے علیم بیخود ہو
شوخ بیباک خوش ادا کی قسم

ردیف نون

اول کر مصقلہ دل کا جو ہووے صاف جو درپن
نزان تو دیکھ لے اس مین پیا کا رات دن درشن
تجھا دیکھو تمھین اس مین عجب ہے باغبان رنگین

کہ جسکے حسن کا پر تو جہان سارا ہے ایک گلشن
کہا سو مصفلہ دل کا تہین سمجھے نہین یاران
لگا تے تین مین مرشد وہی دیدار کا انجن
ملے دیدار سون جب تو عجب احوال گذرے گا
دسیگا نور کا شعلہ زمین سون تا فلک روشن
گذر جنت جہنم سون رہے گا دید مین بے خود
چلے گا جگ سون بے غم ہو کدا کر عشق کا توسن
نر ہے میزان کا پرواہ نچھیگا خوف کچھ پل کا
رہے گا روح پر تیرے لباس نور کا جوشن
بجز یا ہو و یا من ہو شغل بھی کچھ نہین وہان کا
رہے گا جان جانا ہو نچھے گا جسم کا برتن
پیا سون مل رہے گا نت نرہے گا فرق یک دم کا
وہان کوئی حق بجز تیرا نہین ہے دوست اور دشمن
کہتے ہین بعد مرنیکے ملے گا حق علیم عالم
دکھا یا مجھ چندر اپنا دو عالم کا جو ہے موہن

دلبر کو دلبری سون منایا کر رکھون
ایک نوم سون جگاؤن اگر مردہ دل کو تین
رہتا ہے دل ہر ایک کا ہر ایک کام مین ایک
دستا ہے مجھکو یار کا رخسار گلعذار
منکے کو من کے لاؤن پھرا یکا جب خیال
پیتم کے باج نہین ہے مرا اختیار کچھ

پیتم کو اپنے پیت سون گلہار کر رکھون
تا حشر یا د حق منے بیدار کر رکھون
اپنا خیال صورت پرکار کر رکھون
تس کی خوشی سون طبع کو گلزار کر رکھون
تسبیح بدن کی توڑ کے ایک تار کر رکھون
مجھ دل کو تس کے امر مین مختار کر رکھون

بے سر اگر چھے تو اُسے سر کرون عطا دو نون جہان مین صاحب اسرار کر رکھون

علیم لگا عشق کا انجن اندھے کے تئین
سب واصلان مین واصل دیدار کر رکھون

جو کچھ موہن کو چندر جانتے ہین سورج ایک اُس کا اخگر جانتے ہین
شراب عشق سون جو کوئی سرشار غم و شادی کو یک سر جانتے ہین
بزرگان رازِ دل کے ہین خبردار وہ آہ و واہ کو کمتر جانتے ہین
جو کوئی ہیتم سون اپنے ہین یگانے وہ نامحرم کو پتّھر جانتے ہین
جو کوئی سرشار ہین وصلِ صنم کے دمِ خنجر کو نشتر جانتے ہین
جو کوئی جامِ محبت کے ہین مدہوش جہنم مثل مجمر جانتے ہین
گذارے ہین جو کوئی اپنی خودی کو وہ فرش خس کو افسر جانتے ہین

علیم اللہ سمجھتے ہین تیرا قال
جو کوئی مشہود و منظر جانتے ہین

دیدار کو صنم کے درشن نہ کہین تو کیا کہین رخشان ہے قلب جس سون روشن نہ کہین تو کیا کہین
قد سرو زلف سنبل رُخ گل ہے چشم نرگس اس حسن کو سراپا گلشن نہ کہین تو کیا کہین
گنجِ خفی نظر مین آتا ہے جس ہنر سون بخشش کو کاملان کے انجن نہ کہین تو کیا کہین
حق راز کے جواہر لاتے ہین ہار دل سون سینے کو عارفان کے معدن نہ کہین تو کیا کہین
تیغ و تبر سے کٹتا نہین عشق عاشقونکا اُلفت کو جان جان کے جوشن کہین تو کیا کہین

علیم اگر اہل شرع پوچھین کہہ یون اُن کو
معشوق کو اپس کے موہن نہ کہین تو کیا کہین

چاہون کہ سیر عالم بالا اگر کرون مارے تک پلک مین فلک سون گذر کرون
دم کا تُرنگ چڑھکے ارادے کی باگ لے محظوظ ہو بلند مکان پر نظر کرون

جب آؤن عاجزی کے محل مین ہو خاکسار
پیتم کی گرد راہ کو کُحل البصر کرون

ملنے کو آؤن جب شب تاریک مین اگر
دیدار سون پیا کے رین کو سحر کرون

دریا مین دل کے حسن کا دلبر کے جوش و تاب
موجان سون تسکے عقل کو زیر و زبر کرون

نادر ہے اس جہان مین اگر لیلۃ القدر
اس مطلع الفجر ستی ہر شب قدر کرون

صحرا مین خشک شاخ پیا کی نگاہ سون
یک پل مین باردار شجر با ثمر کرون

جون فرض دیکھنا ہے پیا کے جمال کو
جائز ہے اس سفر مین فرائض قصر کرون

شش جہت کو محیط کیا ہے جمال یار
دستا ہے اے علیم نظر کو جدھر کرون

ملک مین تن کے اپس خوش عشق کا سلطان ہون
جسم فانی ہے فاتا صورت رحمان ہون

کیفیت معلوم ہے مجھکو ازل سون تا ابد
جان کر احوال سبکا سب سے مین انجان ہون

چشم ظاہر سے اگر دیکھو تو دستا ہون فقیر
گنج سون باطن کے اپنے مخزن عرفان ہون

گرچہ کیسے مین نہین رکھتا ہون جمع مال و زر
بخشنے مطلب دلان کا منبع الاحسان ہون

حرف اٹھائیس سون مجھ تن کی ظاہر شکل ہے
علم سون باطن کے برحق معنی قرآن ہون

نفس میری بندگی کرتا ہے تب سون رات دن
ملک مین دل کے ہمیشہ صاحب فرمان ہون

زیب و زینت سون اگر دنیا کے مفلس ہون سدا

دین کی دولت سون الحق شاہِ عالی شان ہون
لفظ آرائی ہنین رکھتا ہون رسمی علم کی
معرفت مین ذاتِ حق کے معدنِ عرفان ہون
شرف بخشا خاک کو قدرت سے اپنے رب کریم
اے علیم اللہ جن پر دمبدم قربان ہون

ردیف واؤ

لگا کر عشق کا خنجر انین کو
دکھاؤن یہان ستی حب الوطن کو
بزان لیجاؤن ہر لحظے مین ایک بار
کہ جب لگ روح سون رشتہ ہے تن کو
رہے ہے عالم مین اُس کا سیر اور طیر
نہ دیکھے اُس کے کوئی مستانے پن کو
چمن سوں ان دل کے عالم کو خبر ہنین
ہمیشہ دیکھتے خاکی بدن کو
کراؤن سیر دل کے بوستان کا
نہ جاوے وہ کبھی ہرگز چمن کو
دکھاؤن یار کے زلفان سون یکبار
نچاہے پھر کبھی مشک ختن کو
نہ تھا آدم ابھا وہ ذاتِ مطلق
سناؤن یہ صدا اب تجھ کرن کو
صدف مین نین کے دکھلاؤن گوہر
نہ راکھے آرزو دُرِ عدن کو
ہنین گوہر وہ مین جیون چاند ور ہول
علیم اللہ جہان کے انجمن کو

کرتا ہے زہد زاہد عالم کے دکھانیکو
جیون مکر کرے قحبہ مردان کے رجھانیکو
شیرک ہو رہتا ہے محراب مین مسجد کے
طاقت ہے کہان اسکو خورشید بجھانیکو
عشاق کے طعنے کا مقصود عجائب ہے
چھتے ہین اُسے لذت باطن کی چکھانیکو
جو اسکی فضیلت کی کرتے ہین شکایت بے
صحرائی محبت کا تک سیر کرانیکو
کامل کے ستانے کا ہے فیض علیم اللہ

جس تراح ہنین ذرتا زخمی کے دکھانیکو

راہ مین حق کے عزیزان آپکو قربان کرو
یا نہین اُس پر تصدق اپنا جسم و جان کرو

سالکان کب لگ چلوگے رہ مین حق کے مور چل
عشق کی تیزی کو اپنے چھیڑ کر جولان کرو

کان تلک خاطر رکھوگے آرزو مین تنگ کر
غنچۂ دل با دِ صبا سون عشق کے خندان کرو

عقل نفسانی تمن مین برقعۂ حیوان ہے
پھاڑ کر پردہ منظر کا آپ کو انسان کرو

خانۂ دل کو رکھو آباد حق کی یاد سون
عشق کی آتش سون تن کو جال کر ویران کرو

نور کر تن کو کرو باریک پردے کی مثال
شمع نورانی لگا فانوسِ تن تابان کرو

دیکھتے رہو روز و شب نکھیان سون تم ہر کا جما
نین کے تھالے مین اسکو جیون دُرِ غلطان کرو

پھیرتے رہو دید کا منکا نظر کے تارین
رات دن انکھیان کو اپنی اُسطرف گردان کرو

بھید کہتا ہے علیم اللہ عزیزان بیحجاب
سُنکے اپنے شوق کی شمشیر کو عریان کرو

تم اگر چاہو مکان لامکان مین گھر کرو
شمع کے مانند سب اپنا سراپا سر کرو

عشق کی منزل مین گر رکھتے ہو چلنے کا خیال
مرشدِ کامل کو اپنے راہ کا رہبر کرو

جس طرح مرشد چلاوے تم چلو اُس چال سون
راہ و منزل کی نشانیان پوچھکر ازبر کرو

صدق دل سون اتدن ایسی رکھو الفت کمال
پیر کی صورت کو اپنے نین کا منظر کرو

حجرۂ دل کی صفائی صدق کا جاروب ہے
جھاڑ کر کچرا وہان کا دید کا بستر کرو

اُس بنا دو جا نہ رکھو دل مین جاگہ غیر کو
حبِ دُنیا کو جلا خاشاک خاکستر کرو

پیر کا ارشاد ہے جیون ابر نیسان کے مثال
دن بدن دل کے صدف مین موندکر گوہر کرو

بہار نکلے بعد ازان دیکھو نظر سون اُسکو تئین
بے بہا دُرِّ عدن کو نین کا اختر کرو

یہ مکان لامکان کے رہ کی حکمت ہے علیم
گر ہو تم اہلِ یقین اِس رمز کو باور کرو

عقل جزوی چھوڑ کر اے یار فکر کل کرو
دل لگاؤ ایک سے دونون جہان جسکا ظہور
می محبت سون ہمیشہ عشق مین سرشار ہون
زلف و عارض ہے منور دیکھہ وجہ اللہ کا
قول پر لا تقنطوا کے رہو ہمیشہ جمعدل
خوف مت رکھو کسی دشمن سے دلمین یک رتی

مشعل دل کو چتا فانی چراغان گل کرو
بوالہوس ہو کر نہ ہرگز عادت بلبل کرو
نشئہ فانی سون مت خاطر کو خوے مل کرو
تم نکو سیر چمن اور خواہش سنبل کرو
مت تمھین خاطر پریشان صحبت کاکل کرو
پشتیبان اپنا ہمیشہ صاحب دلدل کرو

اے علیم اللہ اول عشق مین سرشار ہو
عاشقون مین بعد اپنے عاشقی کا غل کرو

سنو عزیزان سخن ہمارا اجل کو ہرگز نکو بتاؤ
شتابی مرشد سے جاکے پوچھو خدا کے ملنے کی رہ بتاؤ
نکو کرو کر و فر وہان کچھہ غروری اپنے کے تئین بھلاؤ
یزان لگاؤ سون دل اپس کا پرت لگن دن بدن جتاؤ
رکھو صفائی سون دل کو اپنے ستو تمہین اپنی سرکشی کو
یتیم کے مانند تن کو اپنے خدا کی منزل منے گھٹاؤ
نہین تکبر کو ہے ٹھکانا خدا کے لوگان کے پاس یک تل
اگرچہ منگتے ہو فیض رب کا اپس کو قربان کر ابتاؤ
اپنے خوشی ان کی جسطرح مین اسی طرح سے چلو تمہین بھی
بنا کے معشوق سا اپس کو انہون کی خاطر کی تئین جھاؤ
اگر تمھارے نصیب یاور اچھین تو انکی تم ایک نگاہ سون
کرین گے وے سرفراز ایسا دونو جہان کی مراد پاؤ
کریم اپنی کیا نوازش علیم تجھہ پر کرم سون اپنے

تضمین عزیزان اسطرح سون اپس نین کا گر بساؤ

یار حبیب نینون مین آیا ہو بہو — جیون سنا تیون اسمین پایا ہو بہو
قال کان ہوتا مقام اجال کے — نور کا سب امر چھپایا ہو بہو
مطرب ذاتی اپس کے عشق سون — تار ستری کا بجایا ہو بہو
حسن جو رکھتا تھا اپنی ذات مین — سات صفتان مین دکھایا ہو بہو
جو اتھا مخفی و باطن مین تمام — وہ سگل اپنے سون پایا ہو بہو

جیون شجر مین تخم حاصل ہے کمال
تیون علیم اللہ بتایا ہو بہو

بیخودی جب خمار سون بولو — درد بلبل کا خار سون بولو
دل شگفتہ ہوا چمن سون تیرے — سینہ چاک انار سون بولو
مکھ دکھاتا ہے یار گھونگھٹ کھول — نیستم تا بدار سون بولو
راز دل تھا سدا لب منصور — لفظ انا الحق کا نار سون بولو

ہے ولی کا جواب علیم اللہ
شعر نازک شعار سون بولو

سب پیر اور مشایخ میرا سوال بولو — صورت جلال کی کیا اور کیا جمال بولو
خاکی بدن مقید کیون ہوئے جمال حق کا — مطلق کی کیا شکل ہے اسکا مثال بولو
مخفی مین کیون اتھا حق ستری مین کسطرح سون — پھر روح کیون ہوا ہے دل کا خصال بولو
اربع عناصران یو نکلے کہو کہان سے — مرتا سو کون ہے ان مین کسکو وصال بولو
اول ہے روح علوی ستری کا نام سفلی — ایک روح دو صفت کیون پیدا کمال بولو
خاکی انکھیان سون جو کچھ دستا سو سب فنا ہے — دستا ہے کس نظر سون وہ جگ اجال بولو
ہر شئی مین ذات حق کی معمور ہے و لیکن — لیتا ہے کس محل مین ابرو ہلال بولو

سب جسم مین محمدؐ موجود ذات حق ہے
اسلام اور کفر کا پردہ سنبھال بولو
نکتہ علیم کا نہین قرآن مین سماتا
اَلعِلم نکتہؐ کا معنےٰ محال بولو

ردیف ہا

اب تلک حق نہین پچھانے واہ واہ
جان کو اپنی نجانے واہ واہ
تم جو کرتے ہو فرض روزہ نماز
محض عالم کو دکھانے واہ واہ
مفت کھوئی عمر دانے گھانس مین
پھر کہاتے ہو سیانے واہ واہ
مال و زر فرزند کی رکھکر طلب
ہو رہے حق سون گھانے واہ واہ
حق کی خلقت مین مگر پیدا ہوئے
تم محض کھانے پکانے واہ واہ
کھوپری اُلٹی اُندھی کے ہاتھہ سون
اینٹھہ چلتے ہو اتانے واہ واہ
ہین یگانے اقربان خویشان ستی
آپ اپنے سون بیگانے واہ واہ
پوچھتے ہین سب نفع نقصان کو
سر دیئے پیسا کمانے واہ واہ

عاشقتان کو بولتے ہین اے علیم
خلق دُنیا کے دِوانے واہ واہ

مجھکو دِستا ہی زمانیکا عجب احوال کچھ
آج کچھ کل کچھ صبا کچھ ماہ کچھ اور سال کچھ
عالمِ نفسانیت کا ہی نپٹ کج روخیال
بات کچھ دل کچھ زبان کچھ فعل کچھ اور حال کچھ
فاضلان اس عصر کے گویا ہین ہنرن بن کے
کسب کچھ گذران کچھ اور حال کچھ اور قال کچھ
پوترے ہین غوث کے یا نسل خواجہ کی کتی
کچھ ہوا انکا نہین تحصیل استقلال کچھ
سوار ہو پاتال کے پھرتے ہین جون بچانسی گران
چھوڑتے ہین سکو ہر گز دیکھتے ہین لال کچھ
وصل اور دیدار کا نواب کے رکھتی ہین شوق
کشف کرتے وہان اپسکا ائل کچھ اطفال کچھ
خلق کو گمراہ کرتے ہین بس ایسے بزرگان
کبر مین اُن سون زیادہ نہین خر دجال کچھ
کیا ارادہ طالبان کا ہی طلب اور اعتقاد
پوچھتے ہین اُسکو بزرگ جس کنے ہی مال کچھ

اسم فقرا کا کئے بدنام مل کر قوم سب
چال کچھ اور قال کچھ افعال کچھ اعمال کچھ

کاملان خاموش اور بکتے ہین جاہل معرفت
ابتدا کچھ انتہا کچھ جواب کچھ اور سوال کچھ

وصل حق باتان سوان یاد شوق رکھتے غافلان
صدق کچھ ایمان کچھ تقریر کچھ تمثال کچھ

نہین شکایت ہے کسو کی حال دنیا کا ہے یو کچھ
اے علیم اللہ نہین خاموش بن خوش حال کچھ

سدا رکھ دل کے چشمے کو تو مالا مال یا اللہ
محبت کا اثر دے مجھ مین بالا بال یا اللہ

بیان افعال کا اپنے کرون اظہار مین کہان تک
چھپا نہین تجھ ستی ایک دم مرا احوال یا اللہ

مرے فعلان ستی شاید اچھے ابلیس شرمندہ
جہان مین کوئی نہین مجھ بن ہے بدفعال یا اللہ

کرم اور فضل بن تیرے عمل بن کچھ نہین تقوی
کیا نہین خیر کچھ تجھ رہ مین یک مثقال یا اللہ

تیرے پدر کی دولت سون ہر دم ہی مجھے شادی
نکو دے مجھکو غفلت کا یہ زر اور مال یا اللہ

غنی رکھ فیض سون مجھکو نہ مانگون تجھ بنا بھی کچھ
پھرا مت حرص کی رہ مین طمع کی نال یا اللہ

تلطف سون اپس کے جب کیا آزاد تو مجھکو
سنا ہون تو ڑ دنیا کے سگل جنجال یا اللہ

شمع ایمان کی میری درخشان و درتابان رکھ
ہو خطرون کی بازی سون اسے اشکال یا اللہ

حسد اور بغض کو دل مین نہین ہے ٹھار ایک ساعت
توجہ سون تیرے خاطر ہوا غربال یا اللہ

مرکب جسم انسان کا خط نسیان سون پایا جب
کرم تیرا نہین محتاج بر اعمال یا اللہ

مجھے ہر حال تیرا حسن تازہ نو بنو دستا
نہین ماضی کا کچھ مجھکو او رستقبال یا اللہ

علیم اللہ کرم ہے کرم سون اے کریم اللہ
کیا ہے اس پہ تو بیحد ترا افضال یا اللہ

جمع فقرا مین سدا دھوم دھام عشق اللہ
ہے یہی عشق کی صورت فقرا عشق اللہ

عشق ہے تجھکو اگر دیکھنے وجہ اللہ کا
جمع فقرا مین ہر ایک طرف بجا عشق اللہ

ترک کر عشرت و آرام کئے رنج قبول
دیکھ لے ہمت مردان خدا عشق اللہ

کفش و دستار بنا ہو کے برہنہ سر و پا
چاک کر جامۂ فانی کو جلا عشق اللہ

صورت عشق ہے تا ارض و فلاک عشق اللہ
جب ارادہ ہوا یون بول اُٹھا عشق اللہ

عشق تا تجھکو نہ مجھکو ہے صدا کو ہی عشق
فانی عشق دو عالم ہے بقا عشق اللہ

عشق عریان ہے علیم اسکو نہین قید لباس
عشق دیگر ہے لباسون مین کجا عشق اللہ

نورِ حق بے حجاب عشق اللہ
یا د دلبر شراب عشق اللہ

می محبت کے آسمان پہ ظہور
پرتوِ آفتاب عشق اللہ

جبب دکھاتا ہے رب جمال اپنا
دیکھ لے بے نقاب عشق اللہ

عشق مین دل رُبا کے لے زاہد
سرنگون شیخ و شاب عشق اللہ

بزم لاہوت مین سُن اے درویش
ہے صدائے رُباب عشق اللہ

جو سُناتا ہے صدائے سرنگون
وو چہ پایا شتاب عشق اللہ

عشق کا جوش دل کے دریا مین
بولتا ہر حباب عشق اللہ

فیض مُرشد سون مُستفیض ہوا
دل سون پایا جناب عشق اللہ

بول اس کا جواب علیم اللہ
جو کہا ہے تراب عشق اللہ

رقیبِ نفس کا مُکھ موڑتا رہ
ہوا اور حرص کے تئین توڑتا رہ

اُٹھا سنگِ ریاضت دست دل سون
سدا شیشے کو تن کے توڑتا رہ

شجاعت ساتھ لیکر ذکر کا تیغ
سڑک غفلت کے دل پہ چھوڑتا رہ

لگا ہے اگر رستہ پرت کا
نظر کے سلسلے سون جوڑتا رہ

علیم اللہ ہو وے ایک دم دُور
یہ بد خصلت کو یک یک توڑتا رہ

دھرے جب ناز سون پیتم قدم آہستہ آہستہ ۔۔۔ یا جیون شاخ گل کرتا ہے خم آہستہ آہستہ
مرے جانب لطافت سون چلا آتا ہی دلبر جب ۔۔۔ تو جیون بیجان کو بھر آتا ہے دم آہستہ آہستہ
بغل مین بیٹھکر دلبر نہایت دلربائی سون ۔۔۔ کلام با ذہن کرتا ہے صنم آہستہ آہستہ
رقیب روسیہ دیکھکر کھڑا رہتا ہی چوری سون ۔۔۔ نپٹ لاچار ہو کرتا ہے دم آہستہ آہستہ
سراج اب سرد بیرو غن ہوا ہی اے علیم اللہ ۔۔۔ اٹھا شہرت کا تو اپنے علم آہستہ آہستہ

ردیف یای مثناۃ تحتانی

جب عشق کے انجن کا تمن بہت ہنر اوے ۔۔۔ وہ مخزن اسرار الٰہی منظر آوے
تجھ عشق کامی نوش نظر ساتھ ملیگا ۔۔۔ جب عشق کی مستی کا نین مین اثر آوے
تا حشر اچھے حق ستی ہو ناظر و منظور ۔۔۔ منزل مین حقیقت کے اگر بے بصر آوے
پیتم کے نظاریکا جسے شوق ہو دل مین ۔۔۔ پرواز ہو بلبل کی نمن منتظر آوے
پہونچے گا وہی ساحل مقصود کو بیشک ۔۔۔ جو بحر حقیقت کے سفر سون گذر آوے
ہو ویگا دل اس قید سون دنیا کے تب آزاد ۔۔۔ زنجیر سون ہستی کے نکل کر بدر آوے
عشاق کے دل بیچ صحیح وو جو ہے عاشق ۔۔۔ پروانہ نمن سر سے گذر بے عذر آوے
جب کبر رقیبون کا نکل جائیگا دل سون ۔۔۔ تب باغ محبت کے شجر کو ثمر آوے
تا لاب ارادیکا بھرے پل مین لبالب ۔۔۔ جب یار کے دریائی کرم سون لہر آوے
عشاق کے سجدے کو وہی قبلہ و کعبہ ۔۔۔ وہ نور منزہ جو نظر مین جدھر آوے

پروا نہین دیدار بجز مجھکو علیم آج
ملنے کو اگر ہم ستی شمس و قمر آوے

لامکان لگ عاشقان کے عشق کا پرواز ہے ۔۔۔ آسمان اور عرش و کرسی انکا پا انداز ہے
ایک تفکر انکا افضل از اطاعت ہفتاد سال ۔۔۔ سب خلایق پر انھونکا اس سبب اعزاز ہے
عالمان اور عابدان کی بندگی سب قیل و قال ۔۔۔ عاشقان کے دل مین روشن جو کہ مخفی راز ہے

مو تو اقبال آن تمو تو احال ہے عشاق کا — عالمان کے گوش مین اس حرف کا آواز ہے

بوالہوس کو شمع سے دل باندھنا ممکن نہین — عاشقان کا اس سبب ہر سدا اغماض ہے

خیر و شر سون عاشقان بیدل نہین ہو چھتے — رنج و راحت عشق مین معشوق کا سب ناز ہے

گل گئے اس معرکے سون کئی ہزاران اے علیم

جو رہا سو نام اُس کا عاشق جانباز ہے

گرد سون غیرت کے سب کا دامن دل پاک ہے — بیدھڑک کوچے مین آنے یار کے بیباک ہے

گرچہ ظاہر مین نہین رکھتا ہے کچھ عقل و تمیز — حق کے جانب کا دیوانہ صاحب ادراک ہے

تار ہے ہرگز جدا دلدار بن دل ایک دم — یار کے توسن کا جسکے ہاتھ مین فتراک ہے

جب کتان دل پہ ہوا پرتو مہ رخسار کا — مثل گل صد برگ دل عشاق کا صد چاک ہے

ناصحان ضایع عبث کرتے ہین اپنا قیل و قال — عشق کے طوفان مین عقل و خرد خاشاک ہے

چرخ گردون سے نہین پروا ہے کچھ عشاق کو — آرسی مین دیکھ اُلٹا گردش افلاک ہے

فیض جسمانی سون عینی کا ہوا حاصل کمال

اے علیم اللہ اگر ظاہر وجودان خاک ہے

بیتاب دل کو جسکی تجلّی سون تاب ہے — نقطہ صفت کا اُسکے ہر ایک آفتاب ہے

حق نے نہین کسی سون کیا اب تلک حجاب — دیکھو نجھا نین کا سدا فتح باب ہے

ساقی کو کر سجود اے زاہد شراب پی — کھانا حرام رہ مین خدا کے صواب ہے

کرتا ہے حق قبول ارادے کے خیر کو — یہ رو ریا کی خیر نہین سب عذاب ہے

دیدہ طمع کا گنج سے قارون کے نہین بھرا — دو نو جہان مین حرص کا خانہ خراب ہے

دیدار دیکھنے کو نین بخشش پیر کا — محروم حق کے نور سون چشم تُراب ہے

حق کی نظر سون حق کا سدا دیکھئے جمال — گر نہین تو چشم خاک مثال سراب ہے

عاصی اگر علیم ہے ہر بال بال کا

حق کے فضل سون اُسکی دعا مستجاب ہے

عجب دیکھا پیا الفت تمہاری
لگی جن و بشر کے تئین پیاری

پلایا تونے جس کو عشق کا جام
نہ اُتری حشر لگ اُس کی خماری

تیرے ہر کام مین دستا اُلٹ بھید
پیا تیری عجب حکمت ہے نیاری

اپس کے حسن کا لادل نئے شوق
دیا ہے عاشقان کو بیقراری

اُسے کہتے ہین سب عالم شہنشاہ
ہوا تیرے جو درسن کا بھکاری

نوازا تو بشر کو جان و دل سے
کرے کیا شکر اور خدمت گذاری

عطا پھر تسپہ کیتا دین و ایمان
عجب نہین تجھپہ کرنا جان نثاری

شکم کے واسطے جو جان دیتے
اچھے کیا عاقبت مین اُن کی خواری

جو کوئی خوشحال ہین یہان زیب زر سون
کرین گے عاقبت مین آہ و زاری

کیا نہین یاد دئیں ایک دم خدا کی
گئی غفلت مین میری عمر ساری

علیم اللہ کے تئین تحقیق یا رب
تیری رحمت کی ہے اُمیدواری

محی الدین سا ہادی و رہبر ہے تو کیا ڈر ہے
چھتر تس مہر کا تجھ سر پہ افسر ہے تو کیا ڈر ہے

محی الدین کے سائے مین ہے امن و امان ہر دم
اگرچہ حشر ہے یا ہول محشر ہے تو کیا ڈر ہے

نکیر منکر کی پرسش سون نہین ہے باک کچھ ہمکو
قبر مین نور کا شعلہ منور ہے تو کیا ڈر ہے

قیامت کی اچھین گرمی سون پیاسے اُمتی سارے
پلانے ہمکو ساقی آب کوثر ہے تو کیا ڈر ہے

کہتے ہین پل صراط اوپر گذرنا بہت مشکل ہے
پرندے روح کے اُڑنیکو شہپر ہے تو کیا ڈر ہے

جگت کے سب سگان مل کرین غوغا اگر ہمپر
محی الدین سا اپنی غضنفر ہے تو کیا ڈر ہے

نہین دوزخ کی آتش کا خطر کچھ ہے علیم اللہ
تجھے دیدار کا نقوے مقرر رہے تو کیا ڈر ہے

عجب کچھ عشق کی خوشتر ہے وادی — کہ جس وادی مین ہے ہر وقت شادی
تجھے اس نفس کے حرص و ہوا نے — پھر اگر راہ سون حق کے ڈبا دی
اگر تعلیم غواصی کا سیکھے — نکر بازار و کوچے مین منادی
ہوا جو تخت پر قربت کے سلطان — نہین خاطر مین شاہِ کیقبادی
خدا کے راہ کی کچھ چال تو سیکھ — وگرنہ آمدی از رہ فتادی
ہوا جب عشق کا نوخیز گلزار — بھلے سب عندلیبان اوستادی

علیم اللہ کو تیری ایک نگہ نے
جو کچھ تھا زنگ دل کا سب نوادی

پیا کے مکھ چند راو پر چکورے — تمھین زربفت خاطر مت بکورے
خدا کی رہ مین دینا جان و تن کو — اول حق ہے تو حق سے مت ٹکورے
گذر جاتی اتا دو دن کی نوبت — بجاتی ہے اجل سر پر ٹکورے
گنا یون کو کئے تم نفس کا قوت — دو دن کے واسطے ہرگز نکورے
وگرنہ پڑھکے سب انظم و نثر کو — خدا کی راہ مین کچھ مت بکورے
اپنے ہو کون بارے ٹک تو سمجھو — یہ مارگ عاشقان سے جا سکھورے

علیم اللہ سون تم سنکر شتابی
نکو پھر اپنے وعدے سون چکورے

عاشقان کی راہ مین کب آؤگے — پھر کہان معشوق اپنا پاؤگے
جب تلک فرصت ہے تم کو دیکھنا — عمر آخر ہوئے پر پچھتاؤگے
بیخبر گر یہان سے جاؤگے گذر — خون دل اپنا حشر مین کھاؤگے
آہ و زاری سون خلاصی نہین وہان — زندگی تن کی کہان سے لاؤگے
سوال جب اعمال کا آکر کرین — تب اُسے تم جواب کیا فرماؤگے

ہووے گی جب تم پہ ثابت معصیت
بے عذر سوئے جہنم جاؤ گے

مت برا مانو علیم اللہ سون
کب تلک تم تان اپنا گاؤ گے

بحری بچھانے نہین اُسے گل کے سو وہ دمساز تھے
چنچل چھبیلے چلبلے مغرور صاحب ناز تھے

نہین خوب دیکھے تم اُسے وہ عاشقون کا تخت تھا
مثل سلیمان بر ہوا در نیم شب پرواز تھے

کیا پارسا کا پیرہن اور تجھ گدا کی گودڑی
ل کے سو اپنے پانؤن تل جسمانیان سون پار تھے

نال کے تم کو دُور سے جو بھول گئے اپنا پیر
وہ گوش وابرو کھینچکر مژگان تیر انداز تھے

نادر علیم اللہ کہا یہ شعر بحری کا جواب
عشاق دلبر سون سدا خود ہمدم و ہمراز تھے

انا المعبود کہتا ہے کہو پھر اور کیا کہئے
تو افلا تبصرون مت ہو تجھے کس طور کیا کہئے

کہا ہے نحن اقرب وہ تو حق سون بعد کیون ہوتا
خدا ہے اینما تجھ سون کہو فی الفور کیا کہئے

یہی انسان ہے بیشک سمجھ لے بھید مولی کا
اسد ہے شمس کا خانہ جدی کو ثور کیا کہئے

یہ تمثیلات عقلی سب خدا کے کچھ مقابل نہین
کہو لعل بدخشانی کو سنگ بلور کیا کہئے

تنک اور ناز ہے آتنا علیم اللہ جب اسمین
غصے کے حال مین اسکا جفا اور جور کیا کہئے

جب پیار اگلا سناتا ہے
عشق تازہ بدن مین آتا ہے

ہوش جاتا ہے سر سون سب یکبار
جب گھونگھٹ کھول مکھ دکھاتا ہے

تب عدو دیکھکر مجھے میرا
خاک ہوتا ہے بلکہ جل اُسوقت
مجھکو لیجا پیا اپس گھر مین
کر مجازی مین فن حقیقت کا

یار کے مثل پیچ کھاتا ہے
مجھکو خلوت مین جب بلاتا ہے
بادۂ وصل پھر پلاتا ہے
حاسدان کے دلان جلاتا ہے

شعر تیرا عجب علیم اللہ
شعلۂ عشق کو جیتاتا ہے

پیا کے رخ کی جھلک کا پرتو کیا ہے جھلکار آفتابی
منظر سون عالم کے ہو رہی ہے مثال خفاش نہ بجابی
جسے وہ چہتا ہے مکھ دکھانے اُسی کو ہے تاب دیکھنے کا
وہی سمجھ بخش مرشد انکا طلب ہے تو مانگ جاشتابی
اگر ملے تجھکو چشم باطن وہی ہے مقصود عاقبت سے
وگرنہ تحقیق دو جہان مین نہین ہے حاصل بجز خرابی
اُسی کو کہتے ہین کور باطن جسے نہین ہیگا دید اُسکا
نپاویگا وہ نجات ہرگز اگرچہ وُنہ علم ہے کتابی
کریم مرشد نے چشم باطن کیا نوازش علیم کے تئین
دسا حقیقت کے گہن کا خورشید گئی نکل کر نظر سرابی

ہین حکیم وقت لیکن نبض دل نہین جانتے
خیر او خیرات سون عالم کہلاتا نیکنام
مرتبہ اپنا بتاتے بیٹھکر بنگلے اوپر
کہین اگر تہار ہین ہو گھابرے ڈھونڈھین بشر

اپنا ثانی کوئی عالم مین نہین ہین مانتے
قوت بن باندی و جو سو گھر مین اپنے لاتے
کچھ اگر چلتا اُنھون کا چرخ پر گھر باندھتے
عاشقان واحد سدا جنگل مین کیا خوش باندھتے

اے علیم اللہ عالم زندگی کے واسطے

جان دیتے پل مین اپنی اب کرم مرجانتے

خیالات رنگین نہین ہوتے اُسکو جیون باس پھولونکے رنگو نمین رہتے
دو رنگی سون جانا گذر دل سون اوّل بران جالکے وہان ایک رنگو نمین رہئے

وہ وحشت کے جنگل مین ہو کر پریشان پہاڑ و نسے غم کے ہو سنگ ہرگز
شرر ہو کے چھڑ سنگ تنکے سون جلدی نکل وح ہو برق رنگو نمین رہئے

ہنین موج دریا کی دہشت اُسے جو کہ مارا ہے غوطہ ہو غواص دل مین
تہ بحر وحدت مین غواص ہو نیکو تعلیم پانے نہنگو نمین رہئے

شہادت ملے چارتن سون تجھے گر کرے قتل تو پانچ موذیانکو دل کے
شہیدون کی رہ ساتھ ہر وقت ہمدم ہو جیون شیر شیران جنگو نمین رہئے

فلک جیسا نخ کجرو سون دیکھے اگر خوب نیرنگ بازی زمانے کی حکمت
گذر غیر صحبت سون ہوش ہو جا پہاڑون مین جاکر بھجنگو نمین رہئے

سمجھ لے علیم آج راہ حقیقت نپٹ سخت مشکل ہے جان سون گذرنا
پتنگ ہو کے جلنے مین وصل رہین حق سون ہو مرد واحد پلنگون من رہئے

مہربان رب کریم میرا ہے
پشتبان قدیم میرا ہے

دل شگفتہ ہوا ہے جسدم سون
وو چہ باد نسیم میرا ہے

دل سے بوجھا ہون صحن میخانہ
جائے جنّت نعیم میرا ہے

لوح محفوظ کی ہنین خواہش
قلب عرش عظیم میرا ہے

خوف سے حق کے جو انجھو روئے
عین دُرّ یتیم میرا ہے

جب ملا علم تجھکو نکتے کا
نام تب سون علیم میرا ہے

کھول انکھیان دیکھ لے ہر شئی مین حق کی ذات ہے
مظہران دستے سو سارا خلق موجودات ہے

جسم احمدؐ کے نظر آتے ہین یہ سارے وجود
جان واحد ہے احد تشبیہ سون موجودات ہے

عشق کے کوچے مین جب جاتا ہے دل کر نیکو سیر
وہان نہین معلوم ہوتا روز ہے یا رات ہے

خلق تھا جون حق منے اب خلق مین ہے حق تمام
سحر ہے فن ہے ہنر ہے کیا نپٹ صنعات ہے

اے علیم اللہ کسی سون حق نہین ہے در حجاب
عشق حق جسکو نہین ہے اُسکی کیا اوقات ہے

ترکیب بند

تجلی سون دل جس کا پُر نور ہے
وہ جسم کثافت ستی دُور ہے

اُسے کیا ہے معلوم ستر نہان
وہ دونون جہان بیچ مستور ہے

سٹے گرچہ ظاہر کو ویران کر
ولیکن وہ باطن مین معمور ہے

نہ دیکھے کبھو جام جم کیطرف
اگر قیصر و چین و فغفور ہے

نہ چاہے گا وہ گنج قارون کو
غنا کی طریقت کا دستور ہے

سمجھتے ہین وے خاک و زر یک مثال
اسم اُن کا دو جگ مین مشہور ہے

الٹ بھید حق کا ہے سارا ظہور
حقیقت کو پہونچا سو منصور ہے

نہ سمجھے گا احوال کو قرب کے
جو کوئی راز سون حق کے مہجور ہے

عجب ہے ترا وصل اے جانِ من
سراپا ہوا جسم میرا نین

دسا مجھکو خوش چہرۂ لا مثال
صفت تس کرُوڑان بدیع الجمال

نہین مجھکو درکار کچھ منزلت
دو نون جگ مین کافی ہے اتنا کمال

کہو اور کیا اس سے حاصل زیاد
نظر مین بسے نت پیا کا جمال

اتھا دل مرا ابجر سون خار و خس
ہوا فیض سون تس کے نوری نہال

ہوا وصل سون جب ستی بہرہ ور
پیا باج نہین دل کو دوجا خیال

عنایت ستی ذرۂ خاک کو
نوازش کیا مہر سون جگ اُجال

نظر کر کے دیکھا تو مین کچھ نہ تھا — وہ پایا اپس ساتھ اپنا وصال
اپس نور سون آپ رکھتا ہے عشق — یہان غیر کے دخل کو کیا مجال
جو منزل مین غفلت کے مین پن مین ہے — وہ کھینچے گا آخر کے تئین انفعال
انا الحق جو بولا سو منصور ہے — وہی قرب حق ہے مجھہ لایزال

عجب ہے تیرا وصل اے جان من — سراپا ہوا جسم میرا نین

مخمس

نیر برج کرامت مطلع ماہ منیر — دُرِ دریائے ولایت معدن روشن ضمیر
والی ملک ہدایت تاج دار بے نظیر — دم بدم کہتا ہے تم سے عاجز کمتر حقیر
کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدینؓ پیر

حق کیا ہے تجھ چرن کا فرش نت عرش برین — حاملان عرش تیرے ہین سدا خدمت گزین
تو سرائی کنت کنزا کا ہی نت خلوت نشین — واصلان اکثر ہین لاکن قرب تجھ ثانی نہین
کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدینؓ پیر

کشف تیرا ہے یقین از عرش تا تحت الثریٰ — مدعی گو تجھ مرتبہ کا عالم ہر دو سرا
مرتبہ تیرا ہے برتر سب صفت سون باورا — بولنا حاجت نہین کچھ تم سون اپنا ماجرا
کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدینؓ پیر

عارفان مین تو نچہ ہے معروف از روز ازل — باجتا ہے عرش پر تیری کرامت کا طبل
روز و شب فرمان مین ہین سارے کواکب او جبل — بوجھتے ہین اولیا سب اس سخن کو بر محل
کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدینؓ پیر

عرصۂ لاہوت اور میدان دین کے شہسوار — مخزن راز الٰہی کا تو بر حق رازدار
گنج مخفی اور بطون پایا ہے تجھ سون اشتہار — ہون ہمیشہ تجھ کرم اور لطف کا امیدوار
کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدینؓ پیر

ہین ثنا خوانی مین تیرے اندن سب بحر و بر
ہین سدا فرمان روا تجھ حکم کے جن و بشر
ہے لقب محبوب حق اور شاہ جیلان مشتہر
معصیت کے مرض کو بس تجھ کرم کی یک نظر

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدینؓ پیر

مقصد دارین کا ہے فیض رس تیرا جناب
نکتہ راز نہان تجھ درس سون حاصل شتاب
ایک ذرہ تجھ کرم کا ہے دو جگ کا آفتاب
بندۂ کمتر کو اپنے رکھ تو بر راہ صواب

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدینؓ پیر

مجمع فضل و عطا اور منبع احسان ہے
عارفان کا تو سراسر دین اور ایمان ہے
روح تیرا بخشنے مجھ قالب بیجان ہے
وصف کرنیکا مجھے کہان طاقت و امکان ہے

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدینؓ پیر

رکھ نوازش اور کرم اپنا سدا یا رب کریم
بس کفایت تجھ لقا کا دیکھنا ہے اے رحیم
پشتیبان تجھ سا ہے جسکو کیا اسے ہے خوف و بیم
دمبدم شاہد ہو تجھ بخشش پہ کہتا ہے علیم

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدینؓ پیر

قصیدہ طبعزاد حضرتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری متخلص بہ اشرف حال ساکن مبئی

خدا رحمت کرے نازل نبی صاحبکی مجلس مین
ترا ایمان ہو کامل نبی صاحبکی مجلس مین

جہان قرآن پڑھا جاوے حدیثون کا بیان آوے
فرشتہ مغفرت لاوے نبی صاحبکی مجلس مین

نہو مومن کبھی کاہل اسی رحمت مین ہو شامل
ثواب آخرت حاصل نبی صاحبکی مجلس مین

ہے آل مصطفے اطہر صحابی ہین سبھی اختر
فرشتے آتے ہین اکثر نبی صاحبکی مجلس مین

درودون کو پڑھو دلسے وعظ ہو مرد کامل سے
سنو علماے فاضل سے نبی صاحبکی مجلس مین

ابو بکرؓ و عمرؓ شیخین ہین عثمانؓ و علیؓ ختنین
بتولؓ پاک اور حسنینؓ نبی صاحبکی مجلس مین

سبھی اصحاب حضرت پاس چچا ہین حمزہؓ و عباسؓ
شفاعت کی رکھو تم آس نبی صاحبکی مجلس مین

محبت یہان جنہون کی ہے شفاعت پھر انہونکی ہے
جماعت مومنونکی ہے نبی صاحبکی مجلس مین

اگر ایمان ہے حاصل وہ کل صفت مین ہو داخل — تو جلدی آج ہو شامل نبیؐ صاحبکی مجلس مین
زبان چلتی ہے توبہ کر درود ان پڑھہ محمدؐ پر — دل و جانسے تو ہو حاضر نبیؐ صاحبکی مجلس مین
جو عالم کی کرے خدمت خدا اوسپر کرے رحمت — نبیؐ راضی ہو امت نبیؐ صاحبکی مجلس مین
مسایل دین کے سننا دل و جان سے عمل کرنا — امید مغفرت رکھنا نبیؐ صاحبکی مجلس مین
وعظ مین آکے بیٹھے جب ادب ہو دل روشن تب — گنہ سب بخش دیوے رب نبیؐ صاحبکی مجلس مین
پڑھو تم کلمۂ تمجید کرو اللہ کی تحمید — یہ سنت کی کرو تقلید نبیؐ صاحبکی مجلس مین
کلام اللہ کو پڑھہ لیو حدیثوں کا بیان پھر ہو — پڑھو شرف درودوںکو نبیؐ صاحبکی مجلس مین

قصیدہ طبعزاد نیک نہاد جناب حاجی الحرمین سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی

اللہ کے حبیب کی جلوہ گری ہوئی — بزم اپنے دل کی محفلِ پیغمبری ہوئی
روضہ پہ موت آئی نہایت خوشی ہوئی — نکلی ہے جان خلد برین دیکھتی ہوئی
خوش مدح خوان ہین نامۂ اعمال دیکھکر — پیشانی پر ہے مہر شفاعت لگی ہوئی
مین ناتوان مدینے پہونچ جاؤنگا ضرور — طاقت گھٹی ہوئی ہے تو ہمت بڑھی ہوئی
دل کیطرح سے یہ بھی ہو قربان مصطفٰے — بیفائدہ ہے جان ہماری بچی ہوئی
پھر شہید عشق گل روئے شاہ دین — پھولونکی سیج ہے تہ تربت بچھی ہوئی
لو حجرہ سے نکلکے سلام لے شہ عرب — ہے آستان پہ فوج ملائک کھڑی ہوئی
ہم تو شراب الفتِ احمدؐ تمام عمر — پیتے رہے مگر نہ کبھی بیخودی ہوئی
سر جھکے پاسنے سرور عالم پہ رکھدیا — میدانِ حشر مین بھی نہ مجھسے کمی ہوئی
ہوتی ہے مدحتِ عرقِ روئے مصطفٰے — محفل ہے عطرِ خلد برین مین بسی ہوئی
ہم وادیِ مدینہ سے نکلے نہ عمر بھر — اچھا جنون ہے خوب یہ دیوانگی ہوئی
نعمت سے دو جہان کی دل سیر ہوگیا — حاصل جو ہمکو دولتِ دینِ نبیؐ ہوئی
نعت رسولؐ پاک تجمل وہی تو ہے — جس رنگ پر ہے اپنی طبیعت مٹی ہوئی

غزلیات مسکین شاہ

مصنفہ قلندر بے مثل صوفی بے بدل محرم سر اخفی و جلی حضرت خواجہ مسکین علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

شکر لازم ہر زبان کو کیون ہو اللہ کا
سر بسجدہ خامہ جب ہوتا ہے بسم اللہ کا

نعت لکھنی گرچہ تو چاہے تو کس سے ہو سکے
حد امکان سے ہے باہر یان رسول اللہ کا

پنجتن ہین رکن ایمان اور ستون بارہ امام
انسے حاصل ہے یہان دیدار وجہ اللہ کا

آل اور اصحاب و اہل بیت و ذریات کو
ملک ہستی مین بڑا درجہ خلیل اللہ کا

ہو نہ گر تمسے خطا حفظ مراتب مین تو پھر
فخر ہے مسکین تو ہے صادق محب اللہ کا

نقطۂ اول کا یون جس دم ارادہ ہو گیا
کن بنا کون و مکان ارض و سما کا ہو گیا

نور حق بے مثل سے ظاہر یہ نیرنگی ہوئی
جو نہ تھا ممکن کہ ہووے وہ بھی پیدا ہو گیا

مختلف ہر اک لباس شاہد و مشہود سے
پردہ مخفی وا ہر اک دل پر خدا کا ہو گیا

آب و آتش خاک و باد ارکان مکان جب ہوئے
مظہر خاکی مکان اوس لامکان کا ہو گیا

حق نما جب دل ہوا ارشاد صادق سے مرا
بندۂ از بندگان اوس پیشوا کا ہو گیا

فہم مشکل کعبۂ دل حل ہوا اوس فیض سے
بندۂ درگاہ اوس مشکلکشا کا ہو گیا

اوس شہنشاہ طریقت کی نگاہ پاک سے
کام مجھ مسکین گدائے ناتوان کا ہو گیا

گنج مخفی سے دو عالم جو نمودار ہوا
وصف کا اوسکے بیان ہونا بدشوار ہوا

کن سے سب کون و مکان ہو گئے موجود تمام
آپ پوشیدہ ہوا اوس نور سے انوار ہوا

روح اقدس سے جو سب عالم ارواح ہوئے
عبد معبود کی پہچان کا آشنا رہوا

حکم سنتے ہی اطاعت کو کیا سب نے قبول
جو کہ ناری تھا وہی بر سر انکار ہوا

ایک تھے سب کہ دوئی کا کہین مذکور نہ تھا جب ظہور اوسنے کیا نور سے انوار ہوا
غیب سے آئے شہادت مین ہوا روح مثال پھر تو حضرات مین ہم تم کا یہ تکرار ہوا
مختلف کرکے لباس دوئی ہر شان کیساتھ ایک ہستی مین بہر شکل نمودار ہوا
شہرۂ آدم کا ہوا خلق مین با حسن و جمال ایک کا ایک ہر اک طالب دیدار ہوا
دمبدم دم مین ہر اک دم کی نئی طرح ہوئی کوئی معشوق کوئی عاشق سرشار ہوا
خاتم وصف کمالات اس امکان کے بیچ مظہر ذات خدا احمد مختار ہوا
نقطہ دان سر نہان واقف کل کون و مکان جگ مین مشہور وہی سید ابرار ہوا
اہلبیت آل اور اصحاب و پیرو جو ہوئے کوئی باقی نہ رہا واقف اسرار ہوا

بس ہو خاموش زبان کھول نہ مسکین اس جا
دفتر شوق بیان کا ترے طومار ہوا

گھر کو خدا کے جس نے دیکھا خدا کو پایا در تک جو اوسکے پہونچا کل مدعا کو پایا
تا حشر ہو نہ حاصل بے رہبری رہبر پل مین اوسے ہوا ہے جو رہنما کو پایا
کعبہ مین جاکے حاجی اور دیر مین برہمن تا زندگی نہ اپنے حاجت روا کو پایا
کافر ہو یا مسلمان جو راہ راست پر ہو سنتے ہین اون سبھون نے قبلہ نما کو پایا
کیا رند ہو یا زاہد حق سے کبھو نہ پھرنا ناحق پہ جو چلا وہ اپنی سزا کو پایا
اس دار ہستی مین جو آ ہو گیا فنا وہ انعام مین سنا ہے ملک بقا کو پایا

راہ وفا سے ہرگز منہ پھیرنا نہ مسکین
یہ راہ وہ ہے جس مین شاہ و گدا کو پایا

دیکھیگا نہ جو اوسکو وہ حیران رہیگا تالاش مین تا حشر پریشان رہیگا
منکر جو خدا کا ہے وہ منکر دو جہانکا مردود رہے گا وہی شیطان رہیگا
وعدہ جو کیا حشر کے دیدار کا اوس نے کیا دیکھے گا وہ اوس سے جو انجان رہیگا

یہ نکتہ باریک ہے سمجھا ہے جس نے
تا یوم قیامت وہی انسان رہیگا

اس دار مکافات مین جو حق سے نہ گذرے
کہتے ہین کبھی اوسکو نہ نقصان رہیگا

اک پردۂ غفلت کا یہ ہے سارا طلسمات
واقف جو ہوا اس سے وہ باشان رہیگا

جون تیغ و سپر سینۂ ابرو سے ہے جتنے
خالی نہ کبھو دل کا یہ میدان رہیگا

رکھہ حفظ مراتب پہ نظر حسن سے کہ جگ مین
مشہور سدا صاحب عرفان رہیگا

دل فکر سخن مین جو محو ہو تو اے مسکین
مقبول طبع جگ مین یہ دیوان رہیگا

ہمکو عدم مین شوق نے عاشق بنا دیا
حسن و جمال اپنا ہمین جب دکھا دیا

پوچھا ہمین نے ہم سے اَلَستُ بِرَبِّکُم
قَالُوا بَلیٰ جواب ہمین نے سنا دیا

حکم نَفَختُ فِیہِ مِن رُّوحِی کہتے ہی
مُلک وجود مین ہمین لاکر بٹھا دیا

تنہائی بیکسی کی تسلّی کے واسطے
وَنَحنُ اَقرَبُ ہُوَ مَعَکُم سنا دیا

مسکین شبہ نہ کیجیو ہرگز کہ تم نہین
تم مین ہمین ہو تمکو یہ ہم نے بتا دیا

دل عشق مین اک طائر مستانہ ہے اوسکا
وہ دام ہے جو حسن ہے یہ دانہ ہے اوسکا

کہتے ہین یہ ارباب ہنر اہل صفا کو
کیا دیکھا ہے تو نے جو تو دیوانہ ہے اوسکا

بھرتے ہین گرد شمع لاکھون ہی پتنگے
پر اوسپہ جو جلتا ہے وہ پروانہ ہے اوسکا

انکار یہ سر جلنے سے شعلے کے عیان ہے
جس دل کو محبت نہو بیگانہ ہے اوسکا

روشن ہے چراغ دل فانوس اسی سے
ہے سوختہ وہ جس سے کہ یارانہ ہے اوسکا

مت ذکر کرو شمع کی مجلس مین ہمارا
دل جلتا ہے سننے سے وہ افسانہ ہوا اوسکا

فرقت سے بھرا شعلہ ہے جس شیشۂ دل مین
آتش سے بھرا آہ کا پیمانہ ہے اوسکا

کس چیز سے یار اوسے لیتے جو وہ ملتا
یک دل جو گران ہے سو وہ بیعانہ ہے اوسکا

ہم رند خرابات کو مسکین جو وہ ملجاوے
لازم ہمین ہر حال مین شکرانہ ہے اوسکا

شاہ تھا یا تو گدا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا
تو جو مسکین بجدا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

ابر تھا وہم کا فہمید پہ جون پردہ غیب
ابر مین ماہ رکا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

میری ان آنکھونسے آیا نہ نظر ہمکو وہ نور
چشم روشن مین سدا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

تن مین تھا جان مین تھا اپنی وہ پہچان مین تھا
ہر مین ہر رنگ سے جدا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

منکر دید ہو ڈھونڈھے تھا دلیل اور نشان
سارے قرآن مین بھرا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

بعد مدت کے دکھائے ہمین آحضرت عشق
جز مین کل کا یہ پتا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

جس نے دیکھا ہے بجز اوسکے نہ کچھ اوسنے کہا
جان پہچان مرا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

جستجو اپنی نہ کام آئے جو اوس راہ کے بیچ
یہ بھی قسمت کا لکھا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

ذکر شاہی کا تری سنتے تھے ہر ایک سے ہم
خوب مسکین تو گدا تھا یہ مجھے معلوم نہ تھا

روح قالب سے ہو جب تلک اے یار جدا
ہو نہ پہلو سے مرے گاہے تو زنہار جدا

خون ناحق کا گرفتار تو ہوجاوے گا
مار کر ہو گا جو تو ہم سے ستمگار جدا

ہوش اڑجاتے ہین بجلی کیطرح تن سے مرے
گر کوئی دم جو تو ہو ہم سے اے عیار جدا

آدمی زادہ پریزادون سے ہے دو کہین
اسکے اطوار جدا اونکے ہین آثار جدا

حال تو اپنے ذرا عاشق سرشار کا دیکھ
ہوکے نظرون سے کوئی دم تو اے دلدار جدا

ظلم پر ظلم اٹھایا ہی کیا ہم نے سدا
کھو گئے ہم جو ہوا ہم سے تو لاچار جدا

قول و اقرار کو کہتے ہین نہین پھرتا ہے
کیون ہوا ہم سے یہان کر کے تو اقرار جدا

آستان سے ترے ہم سر نہ پھر اوینگے کبھو
شمع سان تن سے جو سر ہو مرا سو بار جدا

زندہ پاؤگے نہ مسکین ہمین پھر آکے کبھی

قالب تن سے ہوئے گرچہ تم اکبار جدا

اوس مہ نو کا جس نے دید کیا — دل مین اپنے خوشی سے عید کیا
پڑھ لیا اوسنے دل مین دوگانہ — جب کسی کو کبھی نوید کیا
عاشقان سُرخرو ہوئے اوسدم — تیغ ابرو سے جب شہید کیا
جان قربان اپنی کی اوس نے — جس پہ جور وستم شدید کیا
ماہِ کنعان غلام کب ہوتا — عاشقی نے اُسے خرید کیا
جانِ شیرین کو تو نہ دے فرہاد — کوہِ غم دل پہ گر مزید کیا

مت گلے سے لگا تو غیرونکو
ہم نے مسکین تجھے مُرید کیا

فرہاد کوہِ غم کو نہ سر سے ٹلا سکا — عیسیٰ نہ مُردہ عشق کا ہرگز جلا سکا
زیر زمین قرار نہوا اوس کی لاش کو — آنکھون سے اوسکی آنکھین جو اپنی ملا سکا
آوارگان عشق کو دیر و حرم کے بیچ — کوئی اشیخ و برہمن نہ کبھو پھر بُلا سکا
شاہی نہین قبول ہے کونین کی اوسے — اس ملکِ دل مین جو کوئی سکہ چلا سکا
ثابت قدم جو راہ وفا مین رہا کوئی — تا حشر پھر قدم کو نہ اوسکے ہلا سکا
حاصل وصال یار جہان مین اوسکو ہے — جو آتش فراق مین دل کو جلا سکا

مسکین وہ جل کے خاک ہو اکسیر ہوگیا
سیماب دل کسی کا جو یان تاب لاسکا

زلف و کاکل کو جس نے پیار کیا — روسیاہی کو اختیار کیا
دام زلفون سے گر بچا دانا — خال وخط نے پھر انتشار کیا
روئے مصحف نگار نے میرے — دل پہ لاحرف دل فگار کیا
تیرِ مژگان کمانِ ابرو سے — جوہرِ تیغ آبدار کیا

کھینچکر چلّہ دل کے گوشے مین
ایک عالم کو اشکبار کیا
پلکین پلکین نگاہ آفت سے
میرے سینے کو وارپار کیا
رُو کیا پھر ادھر نہ اوسنے کبھی
گور نے جس کو ہمکنار کیا
جورِ معشوق تا بہ مرگ رہا
ہم نے تا عمر انکسار کیا
مر گئے مسکین وہ شوقِ دل نہ گیا
ظلم تم نے بھی بیشمار کیا

ویرانہ رہے گا نہ دل آباد رہے گا
سودا ہے جسے عشق کا وہ شاد رہے گا
ہو خاک پہ پامال کہ تا یوم قیامت
سرسبز جہان مین ترا ارشاد رہے گا
دور نگ زمانے کا ہمیشہ ہے جہان مین
مظلوم رہے گا نہ وہ جلاد رہے گا
اس دیر خرابات مین دم بھر ہے گذارا
اک دم جو ہوا ایک سے وہ یاد رہے گا
مدفن مین بھی تا حشر نہ آرام ملے گا
دل عشق مین جب خانمان برباد رہے گا
اون تیغ نگاہون کا مین زخمی ہون جہانمین
تا حشر زبان پر مری فریاد رہے گا
مسکین جو تصور سے نہ اک دم ہو فراموش
ہر بزم زبان دان مین تو استاد رہے گا

ماہرویان ہزار کو دیکھا
ہم نے اب تک نہ یار کو دیکھا
عمر بھر منتظر رہے اوس کے
راہ کے انتظار کو دیکھا
وعدۂ حشر لوگ کہتے ہین
ہم نے وہ بھی قرار کو دیکھا
کوئی آیا نظر نہ اوس جا بھی
جب دل غمگسار کو دیکھا
رہ گئے نامراد دنیا مین
کتنے سر افتخار کو دیکھا
باغِ ہستی مین سُرخرو ہو ئے
گُل کے ہر خار خار کو دیکھا
گنج جس جا ہے اوس جگہ مسکین
بیٹھے رہتے ہین مار کو دیکھا

آتشکے پروانہ کسی شعلے پہ جل جاتا ہے جب
آپ مٹ جاتا ہے وہ شعلہ نظر آتا ہے جب
ماورا اسکے تو کوئی طور ملنے کا نہین
کس طرح سے کوئی ملجائے کسی سے بے سبب
عقل میری ناصحا اس جا بہت حیران ہے
ہمنشین جسکا مین ہون وسکا تو کرتا ہے ادب
دور سے کرتا ہے تو سجدہ جسے بن دیکھکر
اوسکے گھر ہی مین پڑا رہتا ہون مین ہر روز و شب
جون الف ہے لام مین ملکر نہان رہتا ہے وہ
اسطرح سے ہے نہان وہ آنکے تو پہچان اب
دل سے کر ترک دوئی دے خطرہ وہمی اوٹھا
ورنہ تا محشر میان تجھسے بھلا ملتا ہے کب
مین تو مسکین وگدا ہون وہ ہے شاہ دوجہان
مین کہان اور تو کہان بس ہے یہان خاموش لب

سنتے ہی دل ہوگیا اوس یار کا سرمست
ہوشیاری کیا کرے جب دل ہو سو بار مست
شہرہ آفاق اوس مہ سے یہ ہے مستونکا حال
پھینکتے ہین سر سے اپنے خاک پر ستار مست
سر برہنہ بے سروسامان جو دل افگار ہین
بزم مستان مین وہی مشہور ہین وامست
بیخودی دیوانگی مین اسطرح سرشار ہین
بھولتے ہین آپ کو ہو کافر و دیندار مست
کب اونھین دیر و حرم یاد آئے ہے لئے ادھو
کوئے جانان مین ہزارون ہو گئے ہشیار مست
کیفیت دونون جہانکی ہے وہان حاصل تمام
جب نظر آوین کسی جا پر کہین دو چار مست
حال آجائے ابھی سب ساکنان چرخ کو
تو بھی ہو جاوے اے مسکین سنکے یہ اشعار مست

کل ہمسے ملاقات مین وہ یار جو کی بحث
مین بھی وہین اک بات مین بیزار ہو کی بحث
لڑتے نہ کسی طرح سے اوس سے کبھی ہرگز
پر کیا کرون اوس وقت مین لاچار ہو کی بحث
لایا تھا مرے دل کی گرفتاری کا سامان
اسواسطے مین اوس سے یہ تکرار ہو کی بحث
سمجھا کے لگا کہنے کہ آ ہم سے تو بل جا
مین تیرے لئے بر سر بازار ہو کی بحث
مسکین نہ جو تو ہمسے اگر دل سے ملے گا
کیون تو نے مرا مثل خریدار ہو کی بحث

شمع روشن جسم فانوس خیالی مین ہے آج
روح جون شکل نگین گھرونکی جالی مین ہے آج

ہم نہین ہرگز حباب بحر امکان دہر مین
صانع کونین شکل بےمثالی مین ہے آج

کعبۂ دل عرش ہے ہر دم جہان رہتا ہون مین
میری پہچانت یہ جسم لایزالی مین ہے آج

نام سنکر جو کوئی آیا ہے وہ پایا ہمین
اسم اعظم کی صفت اس اسم عالی مین ہے آج

جنت الفردوس مین جاکر بھلا ہم کیا کرین
کوئی بھی اوس خانۂ ویران خالی مین ہے آج

حور و غلمان بہشتی یان مرے ہمراہ ہین
ملک دل آباد اپنے حسب حالی مین ہے آج

نیک و بد یکسان ہے واجب ہین یہان امکان مین
چاہئے راحت تو مسکین خوشخصالی مین ہے آج

کونسی ہے ناصحا اس دلکو سمجھانیکی طرح
شمع رویون پر جو دل رہتا ہے پروانیکی طرح

جل گیا سرتاقدم اوس آتش غم سے تمام
طور کو موسیٰ بھی تھی جسطرح جل جانے کی طرح

شعلہ رو جب سے نظر آیا ہے دل کی چاہ مین
تب سے ہے دلبر مرے اپنے گذر جانیکی طرح

مثل پروانہ پھرے ہم گرد اوسکے تاسحر
پر نہ پائی کوئی بھی اوس مہ سے ملجانیکی طرح

داغ دل روشن ہوا مسکین تو ہم دیکھا اوسے
ورنہ تھی وہ کونسی اوسکے نظر آنے کی طرح

جب کبھی آیا نظر ہمکو ترا اے یار رخ
پھیرلی اکبار دل سے اپنے ہو بیزار رخ

گر خطا ہم سے ہوئی ہے پھر بھی ہم معقول ہین
جانے رحم اے یار ہے دکھلا ہمین اکبار رخ

حشر تک بھولا نہو گا دل سے اپنے وہ کبھی
خواب مین بھی جسنے دیکھا ہے ترا اسرار رخ

گلشن ہستی مین جانے سیر ہے اونکے لئے
تونے دکھلایا جسے اپنا گل گلزار رخ

چھٹ گیا دونون جہانکے رنج و راحت سے وہ دل
جسکو دکھلایا ہے تو نے حسن کے سردار رخ

ہے پڑا پردہ دوئی کا دے جبتک اٹھ نجائے
یہ نہین ممکن کہ یان آوے نظر عیار رخ

روز محشر مین بھی ہرگز منہ نہ دیکھین غیر کا
ہمکو اے مسکین نہ دکھلاوے جو وہ خونخوار رخ

اتنی ہم پر کرو نہ تم بیداد
بعد میرے بہت کروگے یاد

قدر مردم ہے بعد از مُردن
یاد رکھنا یہ اے ستم ایجاد

اوٹھ گئے ہم تو پھر نہ آوینگے
رنج دو تم و یا کرو دل شاد

سر کو رکھتا ہون زیر تیغ اجل
اک مَین ہون اور لاکھون ہین جلّاد

یک دم کی ہمین جو مہلت ہے
اس مین کون و مکان ہے آباد

ستاؤ جاڑو ہمین نہ پاؤگے
مجھسے لاکھون بنے جو آدم زاد

کوئی مہمان کو بھی ستاتا ہے؟
ہم سے مسکین کرین کہان فریاد

حال دل لکھنے کو گر دے کوئی لاکر کاغذ
یون لکھین تا نہ جہان مین ہو میسّر کاغذ

لذتِ وصلِ صنم لکھنے کو ہم بھول گئے
رنگ و بو سے ہوا جب دل کا معطّر کاغذ

روبکاری ہے یہ دیدار ہر اک حسن و جمال
ہم تو کرتے ہین درست اونکو دکھاکر کاغذ

کر سکے ہستی کی ہرگز نہ یہ فہرست درست
اپنے احوال کا سب اونکو سُناکر کاغذ

لکھدیا ہم نے قبالہ جو غلامی کا او نہین
لے لیا ہاتھون سے میرے وہ اُٹھاکر کاغذ

حرفِ مطلب پہ نظر پڑتے ہی مسکین سے کہا
ہے لکھا دل پہ ترا نام بظاہر کاغذ

رہ گیا دل پہ جو اُس مہ کا خیال آخر کار
مجکو آیا نہ کسی طرح زوال آخر کار

خوفِ دوزخ نہ رہا شوق سے جنت کیلئے
جان پر آیا یہ فرقت کا وبال آخر کار

جو کوئی نام و نشان اپنا مٹاکر نہ پھرے
راہِ دلبر مین نہوا اہلِ کمال آخر کار

سُرخرو ہو گیا نیرنگ کو دیکھ اوسکے وہی
سر دیا جسنے کہ یکرنگ مین ڈال آخر کار

دم نکلتا ہے کب عاشق کا اے سبحان اللہ
جب تلک دیکھے نہ وہ اوسکا جمال آخر کار

کفر و دین جسکو ہے عاشق نہین ہرگز وہ کبھی
چھُٹ گیا ہم سے تو اب اوسکا خیال آخر کار

برہمن دیر مین اور شیخ جی ہین کعبہ مین / جب کبھی دیکھین تو دیتے ہین نکال آخرکار

زشتیٔ زیبا کو جو دو سمجھے ہے مردود وہی / محفل عشق مین ہے بد خیال آخرکار

جستجو جسنے سمجھنے مین اے مسکین نہ کی
ہوگیا اوس کو سمجھنا یہ محال آخرکار

میرا شاہد وہ ہمین عیار آتا ہے نظر / ہم کو ہم پاتے نہین جب یار آتا ہے نظر

کثرت شوق محبت مین مجھے ہر طرح سے / جس طرف دیکھون رخ دلدار آتا ہے نظر

جان کا دھوکا ہمین ہوتا ہے اے عشق مین / مرگ کا ہر ایک دم آثار آتا ہے نظر

داغ ہجران کے سوا لایا نہ کوئے یار سے / جو کوئی اس راہ کا بیمار آتا ہے نظر

پا برہنہ سینہ بریان ہے تن عریان ہی / جو کہ اوس کا عاشق سرشار آتا ہے نظر

راہ سے دیر و حرم کی ہے جو کوئے یار مین / ہے وہی دیندار گرفتار آتا ہے نظر

بعد مدت گردش تسبیح سے مسکین ہمین
دانۂ تسبیح مین زنار آتا ہے نظر

جو کچھ کیا سب ہو گئی تدبیر ہوا پر / کی خاک نے اڑ کر بھی نہ تاثیر ہوا پر

اس رنگ طلائی پہ یہ سیماب دل اپنا / یون جل کے اڑا خاک ہو اکسیر ہوا پر

تا عمر رہا دل ہین کہ تسخیر کرین گے / کچھ ہو نہ سکا ہو گئی تسخیر ہوا پر

اس راہ خرابات مین جو آگیا اوسکی / سب ہو گئی وہ عزت و توقیر ہوا پر

نقشہ نہ جما اون کا کبھی تا بقیامت / کرتے تھے تصور کو جو تحریر ہوا پر

بن پوچھے تو دیکھین پیمبر بھی ڈرے تھے / جب دیکھتے تھے جبرئیل کی تصویر ہوا پر

جب پوچھا کسی سے تو کہا اوسنے نہ ڈریو / آتا ہے کوئی صاحب تاثیر ہوا پر

بعد اوسکے ہوئے واقف اسرار وہی سے / کی اوسنے وہین رہ کے جو تقریر ہوا پر

مسکین نہ کیا راہ محبت کو کوئی طے / عاشق کی سدا رہتی ہے تقدیر ہوا پر

منصور مین نہین جو کرون دار کی ہوس
رکھتا ہون دل مین یار کے دیدار کی ہوس

خلد برین مین حور و ملایک ملین تو کیا
چھوٹے نہ دل سے کوچۂ دلدار کی ہوس

دیر و حرم سے دل کو یہ سیری ہے اب مرے
رکھتا نہین ہون سبحہ و زنار کی ہوس

ہرگز نہ ہوش مین کبھی افشائے راز ہو
خود رفتگی مین ہوتی ہے اظہار کی ہوس

آوارگانِ عشق کو دردِ فراق مین
ہوتی نہین ہے کوچہ و بازار کی ہوس

دل کو ہوس ہے خاکِ درِ میکدہ کی یون
بلبل کو جس طرح سے ہے گلزار کی ہوس

مسکین ہوس ہے دل کو جو سودا کہین ملے
سودا کو جس طرح سے ہے خریدار کی ہوس

تسبیح سے غرض ہے نہ زنار سے غرض
دل کو فقط ہے یار کے دیدار سے غرض

اسلام و کفر سے تو یہان کچھ نہین حصول
ہمکو نہین ہے کافر و دیندار سے غرض

خلدِ برین سے کام نہ طوبیٰ کی چھاؤن سے
ہمکو ہے تیرے سایۂ دیوار سے غرض

آیا ہون سیر کو ترے دیدار کے لئے
زاہد سے کچھ غرض ہے نہ میخوار سے غرض

مسکین سنو گے تم کہ تہِ دام مر گیا
رکھتا تھا دل جو مرغِ گرفتار سے غرض

نہین ہے قابلِ تحریر سوزِ حالِ شمع
بیان زبانِ قلم گر کرے خیالِ شمع

جلانا دل کو کٹا دینا سر کو ہے انجام
رہِ وفا مین یہ ادنیٰ ہے اک کمالِ شمع

ہزارون سوختہ دل شمع سے مین شرمندہ
کہ عشق اونکا بھی شاید ہو حسبِ حالِ شمع

بسانِ شمع بھلا کسکو تاب ضبط کی ہے
زبان پہ حرفِ شکایت ہو نو مثالِ شمع

چراغ دل کا جلانا مراد حاصل ہو
ہے عاشقون سے ہر دم یہی مقالِ شمع

ہے نہ بزم کو رونق نہ دلکو جوش و خروش
نہ اشتعال کسی دل کو دے جمالِ شمع

بندھا ہے تارِ شعاعِ لمعہ شمع سے مسکین
سخن زبان سے جو وہ شن کرنے کمالِ شمع

وحشی نہ منھ کرے کبھی آباد کی طرف
ہم جانین کس طرح ستم ایجاد کیطرف

یہ خوف ہے کہ دل کو نہ لیوے کہین پھنسا
دام ہوس ہے چرخ کا بیداد کیطرف

تصویر بن گیا وہین حیرت مین آن کر
کرنے لگا اشارہ جو بہزاد کیطرف

قمری جو آکے دیکھے ہمارے مزار کو
تاحشر پھر نہ دیکھے وہ شمشاد کیطرف

کیونکر مین باغبان چمن کو بھلا کہون
مائل ہے وہ بہت مرے صیاد کیطرف

فصل بہار مین جو چمن سے نکل گیا
دشت جنون مین یا کہ وہ فرہاد کیطرف

مسکین خود نما سے کہین کچھ بھی ہو سکے
جب تک رجوع نہ لائیگا اوستاد کیطرف

سنتے ہی مست ہوا دل مرا افسانۂ عشق
گرچہ ہے رنج و الم غم سے سیہ خانۂ عشق

داغ دل سے جو ہے روشن یہ مرے دلمین چراغ
اوسپہ پروانہ ہی سب پھرتے ہین پروانۂ عشق

تا بقا عقل کے ہرگز نہ ملے اوس کا سراغ
عشق دکھلاتا ہے عاشق کو در خانۂ عشق

زاہدو راہ وفا مین کبھی رکھیو نہ قدم
سرکا دینا ہے وان پہلے ہی جرمانۂ عشق

چھوڑ دین دیر و حرم کفر و اسلام کے لوگ
کعبۂ دل مین جو دیکھین مرے بتخانۂ عشق

جب تلک ہوش رہا نامہ و پیغام گیا
آتے ہی عشق کے مین ہو گیا مستانۂ عشق

عشق صادق جو ہو مسکین تو کرین جان نثار
دمبدم دم سے یہ ہر دم کرین شکرانۂ عشق

ہم سے تم منھ چھپاؤگے کب تک
منھ نہ ہمکو دکھاؤگے کب تک

وعدہ ہر روز شب کا کرتے ہو
میرے گھر اب تم آؤگے کب تک

جان بلب ہو گیا مین اے ظالم
ابھی تم شرم کھاؤگے کب تک

دین و ایمان جان لینے کو
اسطرح آ کے جاؤگے کب تک

لے تو آئے ہو تم ہمین وان سے
انتظاری کھنچاؤگے کب تک

دل مین مایوسی چھاگئی ساری
در پہ اپنے بٹھاؤ گے کب تک

گوہر اشک چشم سے مسکین
کھونہ پھر اس کو پاؤ گے کب تک

کسی کا ایک ہے دشمن تو دوستدار ہے ایک
ہمارا ہجر عدو ایک وصل یار ہے ایک

جہان مین شادی وغم سے نہین ہے دور کوئی
خزان عدو ہے مرا ایک اور بہار ہے ایک

خوشی نصیب نہین ہم کو تا بہ حشر کوئی
ہزار رنج ہین ایک اور یہ نفگار ہے ایک

بسان مرگ وحیات اہل دل کو عالم مین
ہمیشہ ایک ہے دل جسپہ غم سوار ہے ایک

ملا ہے حسن خدا داد جن کو عالم مین
فدا جو ایک ہے اونپر تو جان نثار ہے ایک

رہِ وفا مین یہ ہے حال عاشقون کا مدام
خراب ایک ہے شوریدہ سر تو خوار ہے ایک

ملوگے ہم سے جو مسکین دوئی کو دور کرو
شمار ایک ہے گردم ہے دو یہ تار ہے ایک

تیوری چڑھائے پھرتا ہے وہ یار آجکل
کیا جانے کیا کرے گا وہ عیار آجکل

کوچہ سے اُسکے کتنے ہی خواہان چلے گئے
رہتے ہو تم تو رہیو وان ہُشیار آجکل

کہنا نہ یہ کہ مین ترا عاشق ہون اے صنم
کرتا ہے اس سخن پہ وہ تکرار آجکل

ثابت قدم جو ہو سو رہے اوس کے روبرو
ورنہ وہان پہ ہوتا ہے مسمار آجکل

کوئی بوالہوس ادھر کو قدم بھی نہ دھر سکے
چلتی ہے اوس گلی مین یہ تلوار آجکل

ہوتی نہ وان کی رسم جو ایسی تو ہر کوئی
ہو جاتے دل سے اپنے گرفتار آجکل

رستم قدم نہ دھر سکے جس جا پہ اُس جگہ
مسکین ہے دل سے اوسکا خریدار آجکل

جان دینا ہے سہل یار کا پانا مشکل
جان دیکر بھی اوسے دام مین لانا مشکل

مرگئے کتنے ستمگار جفا کار یہان
کوچۂ یار سے ہے جان بچانا مشکل

کون ہے ایسا کہ جو اوسکا طلبگار نہین
پر طلبگارون کو دیدار ہے پانا مشکل

مثل پروانہ جو تا عمر پڑا جلتا ہے
شمع رو جسکو ملے پھر اوسے پانا مشکل

ہم سے مت پوچھو اے مسکین کہ محبت کیا ہے
تم اگر سن بھی سکو ہمکو سنانا مشکل

چھوڑکر ہستی کو اب ملک عدم جاتے ہین ہم
جا کے مل جاوینگے اوس سے جسکے کہلاتے ہین ہم

ناتوانی سے تو صاحب اب یہ حالت ہے مری
راہ مین بیٹھے ہوئے قدمونکو سہلاتے ہین ہم

دیکھئے کسطرح سے پہونچین اُسکے در تلک
کیا یہ ہونا راست ہے یا دلکو بہلاتے ہین ہم

راہ دور اور پر خطر تنہا ہین ہون اے شوق دل
دستگیری گر کرے تو ہاتھ پھیلاتے ہین ہم

رہ گیا زندان غم مین جو نہ پہونچا وان تلک
اشک حسرت سے سدا چشمون کو نہلاتے ہین ہم

عقل و ہوش اپنے گئے اوس راہ مین بھرتے قدم
راہ و رسم اوسکی اپنے دل کو سکھلاتے ہین ہم

جب کہا مین گر لین مسکین تو دون ملک وجود
حضرت عشق آ کے بولے لو بلا لاتے ہین ہم

نہین ہے مجکو اے جمشید تیرے جام سے کام
جہان نما ہے مجھے اپنے خوش خرام سے کام

سبھی تو دین و دنیا کا کام کرتے ہین
مجھے نہ دین نہ دنیا کے انتظام سے کام

حرم مین شیخ ہین اور دیر مین برہمن ہین
ہمین نہین ہے انھون کے کوئی کلام سے کام

کنشت دل مین ہے اک جوش بت پرستی کا
مجھے تو نکی ہے خدمت مین رام رام سے کام

غرض نہ کفر سے کچھ ہے نہ دین سے مطلب
نہ ہے حلال سے نہ ہے ہمین حرام سے کام

صنم کے روبرو رہنا مجھے غنیمت ہو
نہ شرم ننگ سے کچھ ہے مجھے نہ نام سے کام

خفا بھی ہوکے جو دیکھے تو سر نثار کرون
اگر نہ دیکھے تو پھر بھی ہے اک سلام سے کام

سنا سنا کے جو کرتا ہے وعظ حسن بیان
پڑا ہے تجکو ہمیشہ یہ فہم خام سے کام

تو اپنے بکنے سے مسکین نہ ہم سے دور ہوا
تجھے تو بکنے سے مجکو ہے اپنے کام سے کام

مین تو ہون ظاہر پہ میرا کچھ نشان ملتا نہین
لامکان مین ہون کہ یان میرا مکان ملتا نہین

خلق مین مشہور ہے اک نام خالق کا بڑا
ڈھونڈھتا ہون مین جہان سے تا یہان ملتا نہین

کہدیا نزدیک تر ہون مین اوسکے جو ڈھونڈھے مجھے
پھر بھلا کس واسطے اے مہربان ملتا نہین

جاؤن مین تلاش کو اب کس طرف اے ہمدمو
راہ مین بھی ساتھ کوئی کاروان ملتا نہین

بعد مرنے کے نہ دیکھا پھر کسی کو آن کر
کوئی بھی اکبار پھر امتحان ملتا نہین

واعظو لازم ہے تم کو خوب پہچانو اُسے
خالی بکنے سے تمھین دونون جہان ملتا نہین

عرش سے لے فرش تک کسکو نہین تلاش ہے
پر کہین مسکین تمھین وہ جانستان ملتا نہین

کیسے کیسے اہل صنعت کو ملایا خاک مین
شہرۂ آفاق تھے جو عقل و ادراک مین

اس فلک نااہل کے دورہ مین سرگردان ہے
کونسا مخلوق ہے جسکا نہین دم ناک مین

جامۂ ہستی جو پہنا ہو گیا خانہ خراب
ورنہ کب آتے ہم اس پیرہن ناپاک مین

پیرہن کو عمر کے جب قطع ہم کرنے لگے
جیب حسرت رہ گیا دل کے گریبان چاک مین

پردۂ غفلت نے مسکین دور ہم سے کر دیا
ورنہ ہم پوشیدہ اپنے آپ تھے پوشاک مین

بھری ہے تشنہ دیداری مرے یون دیدۂ تر مین
کہ سیری حشر مین ہوگی نہ ہمکو حوض کوثر مین

بہایا از زمین تا آسمان ہم نے بھی رو رو کر
صد افسوس آب کا قطرہ نہ پایا چشم گوہر مین

برائے دُرِ معنی ہم نے کی تا عمر غواصی
ملا وہ ابر نیسان ہمکو چشم دل کے ساغر مین

مرے اشکون سے سب وہ موتیونکی قطرے بنتی ہین
کہ ہو دُرِ معانی وہ ہر اک چشم منور مین

ہمین اوس دُرِ یکتا نے کیا ہے بے بہا ایسا
کہ دریائے سخن ملتا ہے اوسکے سمندر مین

عجب جوشش گہر پیشانی اپنی تھی جو اُس در پہ
جھکانے سے رہا تھا عمر بھر اوسکے تصور مین

چھپا مسکین تو راز دل کو اپنے اسطرح رکھنا
شرارۂ آتشین پوشش ہین جسطرح پتھر مین

دیر سے کعبہ گئے کعبہ سے معبد گاہ مین
خاک بھی پایا نہین دیر و حرم کی راہ مین

آہ سوزان مین اثر کہتے ہین کچھ ہوتا نہین
منزل مقصود تو پہونچا ہو نہین اک آہ مین

داغ حسرت بعد مدت کے ہوا ہمکو نصیب
وہ ملازم ہون جسے یہ چاہیے تنخواہ مین

آدمی زادون مین آیا ہے پریزادہ نظر
آدمی آئے نظر اوسکی تجلی گاہ مین

ماہ کنعان کو زلیخا کی نہ ہو کیونکر ہوس
یوسف ثانی گرے جسوقت دل کی چاہ مین

راحت استغنا قناعت سے گدا کو ہے نصیب
حسرت ملک و مکان تا مرگ پایا شاہ مین

واجب و امکان کو کہتے ہین مسکین دو جہان
فہم اسکی چاہیے رہنا نہین افواہ مین

اوسے تم جہان مین کدھر ڈھونڈھتے ہو
وہی ہے اودھر تم جدھر ڈھونڈھتے ہو

مکان لامکان ہے نشان بے نشان ہے
بھلا اوسکا کیا گھر و در ڈھونڈھتے ہو

کسی کی طرح ہے نہ کچھ شکل رکھتا
ملے گا تمھین کیا اگر ڈھونڈھتے ہو

ذرا عرش و کرسی و لوح و قلم کو
کرو تم یہان گر نظر ڈھونڈھتے ہو

نہین کچھ بھی ارض و سما مین کہین ہے
ہے دھوکا جو تم گھر بہ گھر ڈھونڈھتے ہو

کرو دل مین گر تم ذرا غور لیجیے
تو ہو تم جسے دربدر ڈھونڈھتے ہو

ملے تم سے مسکین جو پھر تم تو کیا ہم
ادھر ڈھونڈھتے ہو اودھر ڈھونڈھتے ہو

مردو نہین مرد ہون دل مردانہ دیکھ دیکھ
مرتا ہون عاشقون کا مین مرجانا دیکھ دیکھ

تڑپا کیا لحد مین پس مرگ دل مرا
جام طہور و صوفی و میخانہ دیکھ دیکھ

مشکل تھی جان دہی کہ وہ آسان ہے اب ہمین
عاشق کی راہ عشق مین جرانہ دیکھ دیکھ

آنکھین اوٹھا کے دیکھا نہ حور و قصور کو
اون نرگسی دو آنکھون کا پیمانہ دیکھ دیکھ

ہوتے ہین دنگ سنتے ہی دیوانگی مری
دام سخن گرفتہ جو ہین دانا دیکھ دیکھ

وہ عشق ہے ہمین کہ رہ عاشقی مین آ
ہوتا ہے ہر کوئی ہمین دیوانہ دیکھ دیکھ

مسکین جو شمع رویون پہ جلتا ہے دل مرا
کیونکر جلے نہ اب ہمین پروانہ دیکھ دیکھ

کہان خواب عدم سے عالم بیدار مین آئے
پڑے دھوکے مین ہستی کے جو ہم بازار مین آئے

خریداروں مین ملک دلبری کے مین اک دل ہون
دل سودا کے ہمراہی تلاش یار مین آئے

کہان سے ہم کہان پہونچے وہان کیا تھے ہوئے یان کیا
اُٹھائے بار ہستی کا عجب بیگار مین آئے

مری نیرنگی دل سے ہوئے حسن بتان ظاہر
کہے دیندار گاہے صورت کفار مین آئے

جہان مین کعبہ و بتخانہ اک پردہ ہے عالم کو
رہ حق سے رہ تسبیح و زنار مین آئے

رہے جو حلقہ تسبیح و زنار یا مین وہ
کبھی ہرگز نہ راہ صاحب اسرار مین آئے

ہے دھوکے مین تا محشر ہزارون جبہ پوش اسکے
نکل کر کفر ظلمت سے جو ہم دیندار مین آئے

گدا کو فقر فخری سایہ ظل الٰہی ہے
ہما ہو شاہ گر اس سایہ دیوار مین آئے

تیری تقدیر تھی مسکین بلند ایسی کہ شاہون سے
گدائی فقر کی داخل ہوا وس سرکار مین آئے

ثبوت بقا مین نہ مین ہون نہ تو ہے
جو کچھ ہے فنا کی بقا ہو بہو ہے

اوٹھا خطرہ وہم کو دل سے اپنے
کہ آئینہ دل ترے رو برو ہے

مرے اوسکے آگے یہ حیرت ہے دلکو
کہ عکس اوس کا عالم مین ہر کو بکو ہے

صفائی تصور کی اپنے سے ہے اتنی
کہ مین ہون ترے تو مرے دوبدو ہے

گل و بلبل و باغبان جہان مین
نہ ہے رنگ اوسکا نہ وہ اوسکی بو ہے

چمن مین بہار و خزان سے گلون مین
کوئی سرخرو ہے کوئی زرد رو ہے

سہل کیون نہ مشکل ہو مسکین تمہاری
سخن مین سبھے فہم کی جستجو ہے

اوس یار کی خواہش کو کسطرح کوئی پاوے — ایک پل مین تماشا وہ سو طرح کا دکھلاوے
کیا اوسکا بیان ہووے جب جوش مین آوے — جیون خضر سے حیران ہو موسی کا جی گھبراوے
یک کشتی کا مالک ہو کتنے ہون سوار اوسپر — یک اوسکا عدد ہووے یک ہاتھ سے تیراوے
شیطان سے کہان بچ ہووے سو راہ ضلالت تجن — دریائے ہدایت مین کشتی کو نہ ڈبواوے
چاہت کا تری جسپر ذرہ بھی اشارہ ہو — تا حشر کبھی پھر وہ تکلیف نہ کچھ پاوے
یک عشق کا نکتہ ہے کس نے نہ سنا ہوگا — لذت ہے اوسے جسکی فہمید مین آجاوے

مسکین تو قدم اوس کے آنکھون سے لگا لینا
جو عاشق صادق کا مطلب تجھے سمجھاوے

ساتھ میرے جو وہ ٹہلتا ہے — دل ہمارا بہت بہلتا ہے
دل مرا اس طرح سے جلتا ہے — منھ سے دیکھو دھوان نکلتا ہے
آہ سرد ہم نے کتنی ہی کھینچین — پر وہ کافر کہان پگھلتا ہے
ہم تو مدت سے کوچہ گردان ہین — کون یان مہربان نکلتا ہے
دعوئے عاشقی ہوا جس کو — کرنے وہ امتحان نکلتا ہے

تم کہان اور ہم کہان مسکین
دیکھین جب وہ جوان نکلتا ہے

غم سے ہم تیرے صنم کسطرح جی بہلائینگے — گر ملے تو ہم سے تو ہم تیرے ہی کہلائینگے
کیا کہون چشم امید و دل کی حسرت کا بیان — گر کبھی پاوین تمھین تنہا تو ہم دکھلائینگے
مت ستا اتنا کہ آخر کو تو پاوے گا جزا — اسطرح سے غم مین تیرے بت تو ہم مرجائینگے
حشر کے دن یہ سمجھنا روبرو انصاف کے — ظالم و مظلوم سب یکجا بلائے جائینگے
خون بہا مین حاکم روز ازل بیشک تمھین — ہم کو دے دیویگا پھر تو ون تمھین ہم پائینگے
لایق دوزخ ہون مین اور تم ہو بیشک جنتی — یا ہمین لیجاؤ تم یا ہم تمھین لیجائینگے

پھر تو ممکن ہی نہین ہونا جدائی کا کبھی
یہ سخن مسکین ہم تمکو نہین بتلائین گے

کعبے کو ڈھائیے بت کفار توڑیے
دل خانۂ خدا ہے نہ زنہار توڑیے

عرش برین تک آہ پہونچتی ہے درد کی
ہرگز نہ دل کسی کا بہ تکرار توڑیے

یک دل ہزار کعبہ سے بہتر ہے کیون نہین
اپنی انانیت کی جو دیوار توڑیے

دل کی پرستش حق کی پرستش ہے اے عزیز
دم کے شمار کا نہ کبھی تار توڑیے

ذکر جلی و ذکر خفی سے ہو کیا حصول
گر نفس بے حیا کو نہ اک بار توڑیے

ہر شیخ و گبر جس نے کہ پایا وہ یون کہا
تسبیح پھینک دیجئے زنار توڑیے

عقدہ نہ حل جو ہو سکے اسلام و کفر کا
دیر و حرم کا دل ستی اقرار توڑیے

توڑون یہ بتکدہ کہ رہائی ہو فکر سے
لیکن کبھی نہ خانۂ خمار توڑیے

ہستی مین آکے ہمکو عدم سے ملی وہ چیز
سو بار جس کو جوڑیے سو بار توڑیے

دل ہم غریب ناتوان سو ضعیف کا
ہر بار اس طرح سے نہ اے یار توڑیے

مسکین غم فراق مین جب ہم نہین رہے
کاغذ کو پھاڑ کلک کی منقار توڑیے

چھٹ گیا عشق مین سب دین اور ایمان ہمسے
پھر بھی ہرگز نہ ملا وہ شہ خوبان ہمسے

چاہت دلکی یہ حالت ہے کہ کہتا ہون یہی
سب چھٹے پر نہ چھٹے کوچۂ جانان ہمسے

ناصحا ہمکو نصیحت سے نہ ہر بار ستا
کوئی پوشیدہ ہے حور اور نہ غلمان ہمسے

ہو گیا راز نہفتہ جو عیان سُنکے تمام
طالب یار ہوئے گبر و مسلمان ہمسے

صورت یار نمودار ہوئی سینہ مین
ہو گیا چاک جو وحشت مین گریبان ہمسے

دُور ہو دل سے دوئی پھر تو نظر آئے ابھی
پردۂ فہم مین میرے ہے وہ پنہان ہمسے

ہم سے مسکینون کا ہے عشق مین اب وہ کی یہ حال
منہ پھراتے ہین جو انسان سے حیوان ہمسے

آکے ہستی مین جو ہم اپنا وطن بھول گئے
مثل آدم ہوئے ہم باغ عدن بھول گئے

راحت اوسجا کی بیان جب کبھی جا پا کرون
لب تک آیا نہ کبھی پھر وہ سخن بھول گئے

عمر بھر دوری دلبر سے جو کھینچے تھے الم
یک نگہ پیار سے وہ رنج و محن بھول گئے

دل کے سو ٹکڑے ہوئے ہجر مین پھر جب وہ ملا
یاد بھی آیا نہ وہ دل کا شکن بھول گئے

دیکھی آوارگی اور خانہ بدوشی جو مری
آشیان اپنا تمام اہل چمن بھول گئے

عشق مشکل ہے بہت پر اوسے آسان ہے تمام
جو کوئی عشق مین آئے عشق کا فن بھول گئے

راہ مین عشق کے رکھتے ہین وہی لوگ نال
پند غیر عشق جو یان پیر کہن بھول گئے

مر گئے جب بھی ملی ہمکو نہ اس غم سے نجات
ساتھ لیجانے کو توشہ و کفن بھول گئے

چاہ مین جسکی گرے لاکھون ہی مسکین غریب
عشق مین اوسکے ہم اب چاہ فن بھول گئے

کون ہے عابد یہان اور کون وہ معبود ہے
تم جسے سمجھے ہو ساجد خود وہی مسجود ہے

پر یہ مجبو ہے خبر جس کو وہی سب بیخبر
عالم امکان سے وہ ہر حال مین مقصود ہے

تا بقا و ہستی نہین ہے غیریت اوسکی کبھی
جسکے آگے وہ بھی ہے اور آپ بھی موجود ہے

عشق ہے گر دل مین تو معشوق بن مثل ایاز
خود ایاز ہے آپ تو اور خود تو ہی محمود ہے

دل سے مسکین تو انانیت کو اپنے دور کر
جسکے دل مین ہے انانیت وہی مردود ہے

دو شب آئے مین نہ کوئی کاروان رہے
ہم آکے تا بعمر یہان نا توان رہے

ملک عدم کو دل سے یہ بھولے کہ جب کہین
یکسان تھا یہان رہے ہم یا وہان رہے

اپنی خودی کو دیکھ خدا یاد آگیا
اب ہم کیسا سمجھے ہے وہ مرے ہم جہان رہے

دھوکا ہے یہ وجود مرا مثل یک حباب
کب تک حباب کہئے بر آب وان رہے

فکر سخن جو کرتے ہین وہ وانگی کیسا تھا
مقبول تا یہ ہر دل پیر و جوان رہے

روئے زمین پہ ہمکو ہے آرزو یہی
رتبہ زمین شعر کا تا آسمان رہے

روئے زمین پہ آکے ہوئے ہر کوئی یہان
اہل سخن جہان مین آکر عیان رہے

اپنے سخن کی کس نے نہ کی پیروی یہان
ہم کم سخن جہان مین حاضر زبان رہے

صادق مقال جو کوئی روشن بیان ہوئے
مسکین وہ کور دل ہین جنھون سے نہان رہے

موئے عشق مین عاشقان کیسے کیسے
ملے خاک مین نوجوان کیسے کیسے

دورنگی زمانے کی نیرنگ سے یان
گذرتے ہین دل پر گمان کیسے کیسے

پریشان ہے یون گردش چرخ سے دل
کئے ظلم ہین آسمان کیسے کیسے

بدلتے ہین ہر دم لباس اپنا گلرو
چمن مین ترے باغبان کیسے کیسے

ترے کشتۂ تیغ ابرو ہین جو وے
تڑپتے ہین سب نیم جان کیسے کیسے

وہ دارا سکندر وہ تخت سلیمان
مٹے زیر فلک بانشان کیسے کیسے

قوی ہیکل و پیل تن عشق مین آ
ہوئے ہجر سے ناتوان کیسے کیسے

شہ ملک و مال و مکان اس جہان سے
گئے چھوڑ رنگین مکان کیسے کیسے

نہ شاہ و گدا کوئی مسکین رہے گا
مٹے نامدار جہان کیسے کیسے

دار فانی مین بھلا مسکین تو کیا بیہوش ہے
ایک دم بھر کیلئے دنیا کا سارا جوش ہے

آنے جانیسے دمونکے خوبیان دنیا مین ہین
گر نہ آوے دم تو یہ سارا جہان خاموش ہے

جیتے جی مرنے مین ہوتی ہے درازی حیات
جو کفن پہنے ہے جیتے جی وہی ذیہوش ہے

مرکے بھی مین اس تن خاک لحد مین ہون پڑا
گور ہے تن اور جنازہ بھی سوار دوش ہے

بعد مردن بھی نہ مین ہون منت غیر ہون
کون ہے میرے لئے کھولے نہ وہ آغوش ہے

فایدہ جس مین ہے وہ جلدی کہین ملتا نہین
بے بہا ہے دُر تہ دریا صدف روپوش ہے

کرنا غواصی ہے یان بحر معانی مین ضرور
آب گوہر آب مین ہے پردہ پردہ پوش ہے

جسکو دانائی ہے اس دریا کہین مین ہے خبر
دانہ گوہر منظ لب خشک بادہ نوش ہے

خاک بوسی اوسکے درکی ہمنے مسکینون نے کی
جسکے آگے قدر کے دونون جہان پاپوش ہے

لے گیا گلشن ہستی سے جو دامان خالی
کیا وہ انسان ہے وہ عقل سے انسان خالی

گلرخان باغ جہان مین جو ہین مانند حباب
دم مین کر جاوینگے اپنا چمنستان خالی

کیا قضا کر گئی اک آن مین سب کام تمام
کوئی باقی نہ رہا ہو گیا میدان خالی

جن کو ہے فہم مری زمزمہ پردازی کا
روح قالب سے کرینگے وہ بآسان خالی

دل کو گر ہووے بصارت تو آتا ہے نظر
ساغر عمر مرا ہو گیا سب یان خالی

اے اجل کب تجھے ہمنے یہ کہا تھا کہ نہ آ
اب تو ہم کر گئے اپنا سر و سامان خالی

مر گیا عشق مین جو اوسکے اُسے ملتی ہے جان
کوئی بھی ہو نہین یہ ہے کہ مسلمان خالی

چاہ الفت مین گرا پہلے تو یہ کنعان مین
نہ رہا چاہ سے ہرگز مہ کنعان خالی

گوش زد ہووے نہ مسکین غزل ہونگے کہین
سنتے ہی جسم سے کردیوینگے وہ جان خالی

خاتمۃ الطبع

یہ مین توفیق خداوند دوجہان یہ دیوان حقایق بنیان مجمع انوار لاہوتی محرم اسرار جبروتی مصنفہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سحر کلام معجز نظام طور سخن کے کلیم اللہ جناب علیم اللہ شاہ طاب ثراہ باضافۂ غزلیات مسکین شاہ باہتمام نالاکلام قاضی نور محمد ابن المرحوم قاضی عبد الکریم تاجر کتب مالک مطبع کریمی و فتح الکریم مطبع کریمی واقع بمبئی بھاجیکلا ڈائل روڈ قاضی بلڈنگ نمبر ۱۰ مین بوقت طبع پاکر ۱۳۳۹ ہجری کو مطبع مذکور سے شایع ہوا